لغت

قاسم خلد

3781

سکندر لکھنوی

3781

خلیل بکڈپو ۳۴۷/۳ لیاقت آباد کراچی ۱۹

Marfat.com

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO ....

BOOK NO ....

S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قاسمِ خلد

نذرانۂ عقیدت

سگِ دیارِ نبی سکندر لکھنوی

ملنے کا پتہ

خلیل بکڈپو ۳/۳۴۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹

3781

Marfat.com

87024

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

بار اول ______ مارچ ۱۹۸۰ء

تعداد ______ ایک ہزار (۱۰۰۰)

طباعت ______ اوکھائی پریس نزد اردو بازار کراچی فون: ۲۱۰۰۹۳

کتابت و سرورق ______ محمد صدیق فانی خانیوال۔ ضلع ملتان

ہدیہ مجلد۔ 7/50 غیر مجلد

ملنے کے پتے

خلیل بکڈپو ______ ۴/۳ ۱۹ لیاقت آباد کراچی ۱۹

اقبال بک ہاؤس۔ ______ ٹرام جنکشن صدر کراچی

مکتبہ رضویہ ______ گاڑی کھاتہ بندر روڈ کراچی

تاج بکڈپو ______ عیدگاہ بندر روڈ کراچی

ہلال بک ہاؤس ______ جہانگیر پارک صدر کراچی

Marfat.com

3781

فہرست

نام مضمون	صفحہ	نام مضمون	صفحہ
پیشِ لفظ	۵، ۶	گنہگار بھی ہوں	۲۹
تقریظ علامہ ازہری	۷	عظمت سید المرسلین دیکھئے	۳۰
" سید احمد سعید شاہ کاظمی صاحب	۸	احترام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱، ۳۲
" مولانا غلام علی صاحب	۹، ۱۰	تابندہ دل میں عشق حبیبِ خدا رہے	۳۳
" مولانا محمد شفیع صاحب	۱۱، ۱۲	عشقِ شہنشاہِ بطحیٰ	۳۴، ۳۵
حالِ درویش بزبانِ درویش	۱۳ تا ۱۶	محمد وہ جن کو عرش کا مہمان کہتے ہیں	۳۶، ۳۷
حمد و ثنا		شانِ آدم کی انتہا کہیے	۳۸
کر عطا اسوۂ صدیقؓ و عمرؓ یا اللہ	۱۸	مہمانِ عرش	۳۹
رحمتِ غفار کی باتیں	۱۹، ۲۰	جہاں بھر کے داتا مدینے کے والی	۴۰، ۴۱
کندہ ہے عرش پاک پہ نام محمدیؐ	۲۱	اللہ اکبر	۴۲
شمعِ بزمِ قدم سبحان اللہ	۲۲	جو شہنشاہِ مدینہ کا وفادار نہیں	۴۳، ۴۴
ذکرِ محبوبِ خدا	۲۳، ۲۴	انتظار	
حسن کی مسند کے سلطان مصطفیٰؐ	۲۵	روح بے چین	۴۶
سکندر یہ صلہ سرکار کی مدح و ثنا کا ہے	۲۶	سکوں ڈھونڈ رہا ہوں	۴۷
تسکین روح	۲۷	نکل رہے ہیں جو غم کے آنسو	۴۸، ۴۹
خدا کی رحمت	۲۸	سنہری جالیوں کی چلمنوں میں	۵۰، ۵۱

Marfat.com

نام مضمون	صفحہ
طیبہ بھی ایک خطۂ جنت نما تو ہے۔	۵۲
پھر مدینے چلو، پھر مدینے چلو	۵۳
میخانۂ بطحیٰ	۵۴
حاضری	
روضۂ تاجدارِ حرم دیکھ کر	۵۶/۵۷
جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے	۵۸
کھوٹے سکوں میں سودا کھرا بل گیا۔	۵۹
مدینہ ہے پیشِ نظر اللہ اللہ	۶۰
ہم غلاموں کی جنت مدینے میں ہے۔	۶۱/۶۲
مکینِ خضرا تیری گلی میں	۶۳/۶۴
نہ پوچھو کہ کیا ہیں مدینے کی گلیاں	۶۵/۶۶
سکونِ دل و جاں " "	۶۷
سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے۔	۶۸
واپسی	
نظر کی معراج پا رہے تھے۔	۷۰
کل کی بات ہے۔	۷۱/۷۲
دل میں یادِ ریاضِ جناں رہ گئی	۷۳
پھر اپنی دعاؤں میں اثر ڈھونڈھ رہا ہوں	۷۴
وہ کانپتے ہونٹوں کی دعا	۷۵/۷۶
مدینے کی دو گز زمین	۷۷/۷۸

نام مضمون	صفحہ
رباعیات	۷۹/۸۱
ذوقِ نظر	۸۲/۸۳
حسنِ احمد	۸۴/۸۵
ہجرت بجانب طیبہ	۸۶ تا ۸۸
جشنِ میلاد	۸۹ تا ۹۱
آمد سلطانِ بحر و بر	۹۲/۹۳
سلام بدرگاہِ خیر الانام	۹۴ تا ۹۶
آمد ماہِ رمضان المبارک	۹۷
لیلۃ القدر، آج کی رات	۹۸
غلامانِ رسول	۹۹
رحمتِ ہر زماں کی بات کرو	۱۰۰
عاصی ہوں مگر طالبِ دیدارِ نبی ہوں	۱۰۱
عظمتِ کعبہ	۱۰۲
بارگاہِ حسن	۱۰۳
امام مسند عرشِ بریں	۱۰۴
چراغِ محبت	۱۰۵
ابرِ رحمت اُسی کوچے میں برستے دیکھے	۱۰۶
اگر عید میری مدینے میں ہوتی	۱۰۷
معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹
کہ دیکھوں دیارِ حرم کی فضائیں	۱۱۰
قلب پھر نوحہ گر ہے کیا کہیئے	۱۱۱
التجائے مسلم	۱۱۲

Marfat.com

3781

پیشِ لفظ

جناب عزیز صاحب حاصلپوری مدرسہ انوار العلوم ملتان

نعت گوئی تمام اصنافِ سخن میں ایک نازک ترین صنف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس پر قلم اٹھانے کے لئے شاعر کو محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اور مکمل سوجھ بوجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ محبت وعقیدت کے جوش میں احکامِ شریعت پر بھی نظر لازماً رکھنا پڑتی ہے تاکہ کوئی لغزش سرزد نہ ہوجائے۔ اور بجائے اس کے شاعر اپنی عاقبت سنوار لے، الٹا معصیت کا شکار رہو، اس دشوار گزار گھاٹی سے سلامتی کے ساتھ گزر جانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں،

حضرت سکندر لکھنوی خالصتہً نعت گو شاعر ہیں، حضور پُرنور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کی مدح وثنا ان کا فطری مشغلہ ہے، کلام میں فن کی پختگی جدتِ اسلوب نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اور محبت وعقیدت کے ساتھ شریعت الٰہیہ بھی منسلک ہے۔ ہر شعر ان کے دلی جذبات کا ترجمان ہے۔ "قاسم خلد" اُن کا چوتھا مجموعہ کلام ہے۔ جس میں زیادہ تر دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمان افروز باتیں ہیں۔ اس سے پہلے "تسکین روح" اور "سحاب رحمت" دو مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ جنہوں

Marfat.com

نے مُلک میں خاصی مقبولیت حاصل کی ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ "قاسمِ خلد" بھی انشاءاللہ العزیز اسی طرح سحابِ رحمت بن کر اربابِ نظر کے لیے تسکینِ روح کا موجب ہوگا۔

مخلص
عزیز حاصلپوری غفرلہٗ ملتان
۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۷۱ء

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاھور

اسلامی کتب خانہ جامع مسجد راولپنڈی

خلیل بکڈپو ۴۳/۳/۲۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹

Marfat.com

تقاریظ مشاہیر علمار کرام

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا عبد المصطفےٰ صاحب ازہری شیخ الحدیث و التفسیر
دار العلوم امجدیہ کراچی

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ط

میں نے جناب محترم سکندؔر لکھنوی زیدت مکارمہم کے اس مجموعۂ کلام "قاسمِ خلد" کو متعدد جگہوں سے دیکھا اور بہت سی بار انہیں اپنے اشعار محافل میں بھی پڑھتے ہوئے سُنا، یہ صاحب طرز شاعر ہیں۔ اور نہایت سلیس زبان میں کیف آور تعتیں لکھتے ہیں۔ اور خوب پڑھتے ہیں۔ ان کے چند مجموعے اس سے قبل بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اور اہل سنت میں بہت مقبول ہیں۔ اُمید ہے کہ حسب سابق یہ مجموعہ کلام بھی بارگاہِ رب العزت اور دربار رسالت میں شرف قبول پائے گا۔

الفقیر عبد المصطفیٰ الازہری غفرلہٗ
شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۱ء

Marfat.com

تقریظ

عالیجناب عزت مآب غزالی دوراں فدائے فخرِ رسولاں امام اہلسنت استاذ العلماء
حضرت مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی !
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور بانی مدرسہ انوار العلوم کچہری روڈ ملتان

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

جناب سکندرؔ لکھنوی کی نعت گوئی کا رنگ انوکھا ہے۔ شستہ کلامی شگفتہ بیانی بہت سے شعراء کے یہاں ملتی ہے لیکن جو درد اور کیف و سرور جناب سکندرؔ لکھنوی کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اس کی مثال حضرت بہزاد لکھنوی کے علاوہ کہیں نہ ملیگی۔ جن سے موصوف کو شرف تلمیذی حاصل ہے۔ گویا استاذ مکرم کا رنگ نکھار تلمیذ رشید نے پایا جو بہترین سند تلمیذ ہے۔ آپ کا زیر نظر مجموعہ "قاسمِ خلد" متعدد مقامات سے دیکھا۔ ماشاء اللہ نعت شریف کا حسین و جمیل مرقع ہے۔ "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ" اہل ذوق کی تسکین کے لئے یہ مجموعہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اشرف قبول عطا فرمائے اور حضرت سکندرؔ لکھنوی کو نعت گوئی کے بہترین اجر سے نوازے۔ آمین

سید احمد سعید کاظمی ۱۱ر ستمبر ۱۹۷۱ء

Marfat.com

تقریظ

بزرگ محترم نجم العلماء استاذ العلماء ابو البیان حضرت مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی

مہتمم جامعۃ الحنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی لا سیما سیدنا ومولانا محمد المصطفی وعلی آلہ وصحبہ اولی الصدق والصفا۔

اما بعد:۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی اور ثنا خوانی اشرف ترین عبادت ہے۔ اور تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ "قاسم خلد" کے مصنف جناب سکندر لکھنوی ملک کے جانے پہچانے ممتاز اور معروف نعت خواں شاعر ہیں۔ فقیر نے بار بار مجالس ومحافل میں ان کا کلام فیض التیام سنا ہے۔ اور انہیں قریب سے دیکھا ہے۔ جس طرح ان کے کلام سے عشق ومحبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے نمودار ہیں۔ عملی طور پر بھی ان کی زندگی حضور علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی مثال ہے۔ یہ ان شعراء سے نہیں ہیں جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ ان کی شاعری کے متعلق فقیر کی رائے یہ ہے۔ کہ یہ شعر برائے شعر نہیں بلکہ شعر برائے نعت حضور علیہ السلام کے کہنے والے شعراء سے ہیں۔ ان کے کلام کے محاسن صوری۔ ادبیت۔ شعریت تو صاحب فن ہی جانیں: تاہم آپ کا کلام نور مجسم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و محامد کا بہترین مجموعہ ہے۔ جن بعض مقامات سے فقیر نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ نہایت عمدہ پایا ہے۔ اور نعت پاک کے نازک ترین موضوع کو حتی الامکان معیار شریعت کے مطابق رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اسے زیادہ سے زیادہ شرف قبولیت عطا فرمائے۔

والسلام

کتبہٗ الفقیر الی اللہ الغنی ابوالبیان غلام علی غفرلہٗ ولمشائخہٖ
خادم العلم الشریف بالجامعۃ الحنفیۃ اشرف المدارس اوکاڑہ
نزیل ملتان دارالامان
۱۲ ۹/۷۱

از مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناخوانی ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فرمان اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ کی تفسیر میں حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کا قول جو صحیح بخاری میں ہے نہایت پسندیدہ ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا و تعریف کرتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ ہم اور ہمارے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناخوانی کرتے رہتے ہیں ایمان والو تم بھی ان کی ثناخوانی کرو۔ اس معنی کی رُو سے ہر مومن پر آپ کی ثناخوانی واجب ہوئی اور مومن کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ تو ہی آپ پر صلوٰۃ بھیج یعنی ان کی ثناخوانی فرما۔ ہم کیا ثناخوانی کریں گے جبکہ ہم اُن کے درجے اور مرتبے کو ہی نہیں جانتے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی حقیقت کو جس انداز میں پیش کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے فرماتے ہیں

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

میں اپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کرتا بلکہ حضورؐ

Marfat.com

کے نام کے ساتھ میں اپنے کلام کو قابلِ تعریف بنا لیتا ہوں۔

حقیقت یہی ہے ہم کہاں اس لائق کہ اُن کی تعریف کر سکیں جن کی تعریف خود خدا تعالےٰ فرمائے بلکہ اُن کا نام اور ذکرِ مبارک کرتے ہیں تو لوگ ہماری تعریف کرتے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہ بھی ہر ایک کا حصّہ نہیں یہ نعمت بھی کسی کسی کو ملتی ہے ؎ ہر کسے شایانِ ایں درگاہ نیست۔

بلاشبہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناخوانی کا شرف بخشا ہے۔

حضرت سکندر لکھنوی زید مجدہٗ بھی انہی خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جن کو عشقِ رسول ﷺ اور محبت مدینہ کی دولت ملی ہے۔ آپ کا کلام عشقِ رسول سے لبریز اور محبت مدینہ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں ؎

جب دید کی پیاسی آنکھوں کو روضے کی زیارت ہوتی ہے
آنکھوں سے نکلتے ہیں آنسو سینے کی طہارت ہوتی ہے
یہ زہد و عبادت اور تقویٰ بے عشق نبی ہیں لاحاصل
محبوب خدا کی اُلفت ہی بخشش کی ضمانت ہوتی ہے

اللہ تعالےٰ بطفیل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سکندر صاحب کو سایۂ رحمت میں رکھیں اور حمد و نعت قبول فرما کر اپنے حبیب کی خوشنودی کا سبب بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

بندہ ! محمد شفیع الخطیب الاوکاڑوی۔ غفرلہٗ

کراچی ۲ رجمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ

۱۹۸۶ء

اصغر سے ملے لیکن اصغر کو نہیں دیکھا - سنتے ہیں کہ شعروں میں "کچھ کچھ" وہ نمایاں ہے،

حالِ درویش بزبان درویش

"امتی" ہوں میں "سکندرؔ" مجھے سب کہتے ہیں۔
نعت گوئی میرا "ایماں" ہے خدا کی رحمت

عاشقی کی معراج "عشقِ رسول" ہی ہے کہ اس "معراج" سے نوازے جانے کے بعد بقول محترمی سکندرؔ صاحب لکھنوئی کے عاشق پکار اٹھتا ہے کہ ؎

آپ کے میکدے کی بڑی شان ہے، آپکے میکشوں کی یہ پہچان ہے۔
جام جم کی نہ پھر اس کو حاجت رہی، پی لیا جس نے بھرپور جام آپ کا

جب وارفتگی و شیفتگی کے میدان میں قدم آگے بڑھنے لگتے ہیں۔ تو حال اس کا مصداق بن جایا کرتا ہے۔ کہ ؎

تصدق کر دوں اپنی جاں بھی گر اُن کے قدموں پر
ادا ہونا ہے ناممکن جو حق "شاہِ دنیٰ" کا ہے۔

پھر عاشق کو نسیم سحر بھی اس طرح مست کر دیا کرتی ہے کہ ؎

شاید نبیؐ کی زلف سے مس ہو کے آئی ہے۔
شوخی رفزوں جو آج نسیم سحر میں ہے۔

اور یہی محویت محبوبؐ کا ہمہ وقت ذکر کرنا عاشق کا معمول بنا دیتی ہے۔

مثل ہالے کے منزل کا ہے جس پر گھونگھٹ
اس حسیں چہرہ و رخسار کی باتیں کر لیں؟

Marfat.com

اس طرح محبوب کی ہر چیز جب عاشق کے نزدیک ہر چیز سے بہتر نظر آنے لگتی ہے تو پکا
اُٹھتا ہے۔ کہ ؎

حضور پاکؐ کی نعلین پاک کے صدقے
یہ تاجِ شاہی سے بہتر ہے میرے سر کیلئے

اپنے محبوب کے عروج کا ذکر اگر عاشق نہیں کرے گا تو پھر کون کرے گا۔ کہ ؎

وہ میرا آقا جگت کا داتا گیا تھا "اسریٰ" میں عرش پہ جو
وہ ہی تو محبوب لم یزل ہے، وہی تو مختارِ دو جہاں ہے

بڑے کا عشق بڑا ہی بنایا کرتا ہے اور پھر ایسا بڑا کہ خود رب تبارک و تعالیٰ
نے اس کا ذکر اس طرح فرمایا کہ "ورفعنا لک ذکرک" (ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا
ایک عاشق کو "حق الیقین" کیطرف کیوں نہ لے جائے کہ بے ساختہ اس کی زبان یہ
کہہ اُٹھے کہ ؎

ایک دن ملے گی منزلِ مقصود بالیقیں
منزل کی سمت عشقِ نبی لے چلا تو ہے

ممکن ہے اُنکی چشمِ کرم اَب نواز دے ۔ کچھ دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہُوا تو ہے
مانا کہ نیکیوں سے تہی دست ہوں مگر ۔ دل میں ہمارے الفتِ خیر الوریٰ تو ہے
ہم اس پہ خود عمل نہ کریں اور بات ہے ۔ ذکرِ حبیب درد و الم کی دوا تو ہے

عشق کی مرکزیت "دربار" کے علاوہ نہ کسی در کو دیکھنے دیتی ہے اور نہ کسی د
پر جھکنے دیتی ہے تو پھر اگر عاشق یہی آواز لگاتا پھرے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے
کہ ؎

یوں تو ساری زمیں پر جہاں بھی کہیں، تمکو موقع ملے کر لو سجدہ وہیں
یہ حقیقت بھی کرلو مگر دل نشیں، سجدہ ریزی کی لذت مدینے میں ہے

Marfat.com

لیکن چونکہ "تعلقِ رسول" کسی حال میں بھی ادب کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی سکندر صاحب نے اس کا اظہار اپنے عاشقانہ انداز سے اس طرح کیا ہے۔ کہ ؎

خدا تجھے با خدا نہ جانا، مگر خدا سے جدا نہ جانا
خدا کے محبوب تیرے صدقے، خدا کو پایا تیری گلی میں

آپ کو "قاسمِ خلد" سمجھنے والے نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا کہ ؎

قاسمِ نور، نور کا مخزن، آفتاب حرم سبحان اللہ

پھر سکندر صاحب کے واردات کا مجموعہ بھی "قاسمِ خلد" کے نام سے کیوں نہ موسوم کیا جائے جبکہ اولین قدم "تسکینِ روح" بنا اور "سحابِ رحمت" کے جوش پر آنے کے بعد درِ میخانہ اس طرح کھلا کہ تیسری منزل "میخانہ عرفان" قرار پائی اور اس کے بعد جو شوق کے قدم آگے بڑھے تو "قاسمِ خلد" پر نظریں گڑ گئیں۔ خدا بھلا کرے کہ خوب جھوم جھوم کر جام پر جام چڑھائے اور دوسروں کو بھی اس کا موقع دیا اور مشورہ بھی کہ ؎

غیر ممکن ہے آنکھیں نہ پُرآب ہوں، اُن کے روضے کے جا کر قریں دیکھئے
رحمتوں کے خزانے کے مختار ہیں، نائب احکم الحاکمیں دیکھئے

اللہ تعالےٰ اس سخاوت پر اُن کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، کہ خوب پیتے بھی ہیں اور آنے والوں کو بھر بھر کے دیتے بھی ہیں۔ (آمین)

"نعت گوئی" کے مشکل مقام کو کس طرح اپنایا کہ ادب کو بھی کہیں اور کسی حال پر نہ چھوڑا اور جذبے کو بھی ادا کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ یہ صرف وہی "ایمان نعت گوئی" ہے۔ جس کا ذکر خود انہوں نے کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس ادب و تعلق میں روز افزوں ترقی بطفیل سرور کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) عطا

Marfat.com

فرمائے۔ آمین

اور متعلقین ہمت افزائی کر کے اس کا عملی ثبوت دیں اور شعراء کے لئے یہ اندازِ رہنما بھی بنے (ثم آمین)

فقط والسلام مع الاکرام

--- خاکسار ---

منظہر

(کراچی ١٧-١٠-١)

جناب سکندر صاحب لکھنوی کی دیگر روح پرور تصانیف

تسکین روح قیمت

//

سحابِ رحمت قیمت

//

میخانہ عرفاں قیمت ٥٠/ پیسے

خلیل بکڈپو ٣/٣٤٧ لیاقت آباد کراچی ١٩ پاکستان

Marfat.com

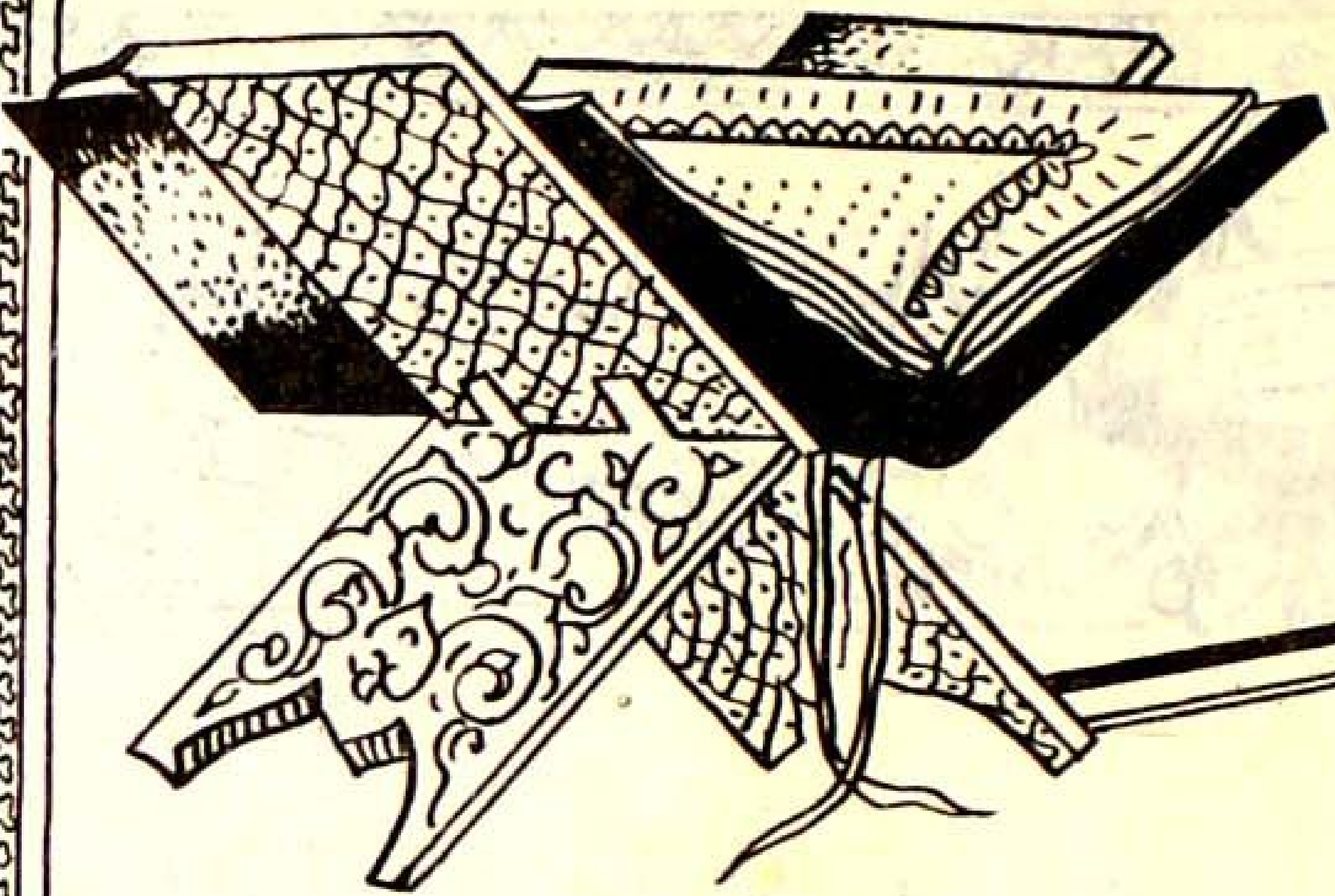

حمد و نعت

Marfat.com

کر عطا اُسوۂ صدّیق عمرؓ یا اللہ

ہے دُعا لب پہ مرے شام و سحر یا اللہ
خم رہے تیری عبادت ہی میں سر یا اللہ

سب کا معبود ہے تو سب کا تو ہی خالق ہے
حور و غلماں ہوں کہ ہوں جن و بشر یا اللہ

میں گنہگار ہوں اقرار ہے جرموں کا مجھے
ہے مگر تیری کریمی پہ نظر یا اللہ

نورِ ایماں سے مرے دل کو منور کر دے
عمر ہو تیری اطاعت میں بسر یا اللہ

تیرا محتاج رہوں مانگوں تو تجھ سے مانگوں
غیر کا مجھ کو نہ کر دستِ نگر یا اللہ

دولتِ صبر و قناعت سے غنی رکھ مجھ کو
ہو نہ بے مائیگی کا دل پہ اثر یا اللہ

تیرے محبوب کے دربار کا سائل بن کر
فضل پر تیرے ہے میری نظر یا اللہ

رکھ غلامی میں شہنشاہِ مدنی کی مجھ کو
کر عطا اُسوۂ صدیقؓ و عمرؓ یا اللہ

ہو دمِ نزع سکندر کی زباں پر کلمہ
جلوۂ روئے نبی پیشِ نظر یا اللہ

Marfat.com

رحمتِ غفّار کی باتیں

آؤ کچھ رحمتِ غفّار کی باتیں کرلیں
خلق کے مونس و غمخوار کی باتیں کرلیں

آؤ پھر احمدِ مختار کی باتیں کرلیں
آؤ آؤ شہہِ ابرار کی باتیں کرلیں

بے نواؤں کے طلبگار کی باتیں کرلیں
بے سہاروں کے مددگار کی باتیں کرلیں

جنکا دنیا میں کوئی پوچھنے والا ہی نہیں
اُن نکموں کے خریدار کی باتیں کرلیں

جن کو بخشا ہے لقب رحمتِ کُل کا حق نے
اُس مدینے کے شہریار کی باتیں کرلیں

جن کے جلوؤں سے منوّر ہے دو عالم کی فضا
اب اُسی مطلعِ انوار کی باتیں کرلیں

جسکا ثانی نہ ہوا ہے نہ کبھی پھر ہوگا
دستِ حق کے اسی شاہکار کی باتیں کرلیں

جسکی الفت سے ملا کرتی ہے ایماں کی سند
اُس شہہِ حسن کے انوار کی باتیں کرلیں

مسندِ حسن کے سلطان کی باتیں کرلیں
عشق کے قافلہ سالار کی باتیں کرلیں

Marfat.com

تاج لولاک لما جس پہ سجایا رب نے — اُس مقدس سرِ سرکار کی باتیں کریں
جس کو قرآن میں واللیل کہا خالق نے — شہ کے اُس گیسوئے خمدار کی باتیں کریں
مثلِ ہالے کے مزمّل کا ہے جس پر گھونگٹ — اُس حسین چہرہ و رخسار کی باتیں کریں
جس کو اللہ نے بے پردہ زیارت بخشی — اُنکی چشماں ضیا بار کی باتیں کریں

گمشدہ سوئی نظر آئے چمک سے جن کی
اُن کے دندانِ گہر بار کی باتیں کریں

فرش سے عرش معلیٰ کی جو آواز سنیں — انکے اس گوشِ پراسرار کی باتیں کریں
وہ زباں جس نے سنایا ہے کلام خالق — اُس کی شیرینی گفتار کی باتیں کریں
منزلِ عرش بھی ہے جس کے لیے چند قدم — پیکرِ نور کی رفتار کی باتیں کریں

جس کے دامن میں گنہگاروں کو ملتی ہے اماں
اے سکندر اُسی غمخوار کی باتیں کریں

Marfat.com

کندہ ہے عرش پاک پر نام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رے یہ اوج مقام محمدی
کندہ ہے عرش پاک پر نام محمدی

الفاظ ہیں خدا کے زبان رسول پر
پیغام لم یزل ہے پیام محمدی

مفتی دین حق ہوں کہ رندان معرفت
لاتا ہے سب کو وجد میں جام محمدی

یہ فضل یہ کرم یہ بلندی یہ مرتبہ
مطلوب کبریا ہے غلام محمدی

اک گھونٹ جس نے پی وہ ہی مدہوش ہوگیا
اللہ رے یہ لذتِ جامِ محمدی

دوزخ جلا سکے گی نہ مجھ پر گناہ کو
سینے پہ میرے نقش ہے نامِ محمدی

وہ رحمتِ خدا ہیں رؤف الرحیم ہیں
رحمت ہے کائنات میں کامِ محمدی

امن و سکون و چین کا ضامن ہے بخدا
انسانیت کے حق میں نظامِ محمدی

بادِ صبا سکندرؔ مضطر کے واسطے
اذن حرم کا لادے پیام محمدی

Marfat.com

شمعِ بزمِ قدم سُبحان اللہ

حسن شاہِ امم سبحان اللہ
قاسمِ نور نور کا مخزن
حاکمِ بحر و بر بفضلِ خدا
سادگی میں جمال کا عالم
کیف آور ہے ذکرِ پاک نبی
وہ دیارِ شہنشاہِ بطحیٰ
دل ہے وارفتہ دیکھ کر روضہ
برکتیں، رحمتیں مدینے میں
منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے!!

شمعِ بزمِ قدم سُبحان اللہ
آفتابِ حرم سُبحان اللہ
شاہِ عرب و عجم سُبحان اللہ
سر ہیں شاہوں کے خم سُبحان اللہ
وجد میں ہے قلم سُبحان اللہ
وادیٔ محترم سُبحان اللہ
چشم اشکوں سے نم سُبحان اللہ
ہر گھڑی ہر قدم سبحان اللہ
وجد میں دمبدم سبحان اللہ

ہے سکندر یہ معجزہ ان کا
ارضِ طیبہ میں ہم سبحان اللہ

87024

Marfat.com

ذکرِ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ ، صلِّ علیٰ

ذکرِ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ہر غمِ دل کی دوا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ذاتِ اقدس سرورِ کون و مکاں صلِّ علیٰ
سر سے پا تک معجزہ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

پائے اطہر زینتِ افلاک تا عرشِ بریں
خاکِ پا صد کیمیا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

پھول جسطرح سے جھڑتے ہوں میانِ گفتگو
وہ تکلّم کی ادا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

غم سے مرجھائے ہوئے دل مثلِ غنچہ کھل اُٹھے
وہ تبسّم جاں فزا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

گیسوئے انور شرحِ واللّیل و رحمت کی گھٹا
روئے تاباں والضحیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

Marfat.com

ذاتِ اقدس خاتمِ پیغمبراں فخرِ رُسل
مظہرِ ذاتِ خدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

نقش پائے رحمت اللعالمیں صد مرحبا
سجدہ گاہِ اولیاء صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

واصفِ محبوبِ کُل مطلوبِ کُل مقصودِ کُل
ہے سکندر بے نوا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

Marfat.com

حسن کی مسند کے سلطان مصطفیٰ

طالب و مطلوبِ سبحاں مصطفیٰ — عاشق و محبوبِ رحماں مصطفیٰ
اہلِ ایماں کے دل و جاں مصطفیٰ — مغزِ قرآں روحِ ایماں مصطفیٰ
عشق کی منزل کے نگراں مصطفیٰ — حسن کی مسند کے سلطاں مصطفیٰ
ہم غریبوں کے مہرباں مصطفیٰ — بے سر و ساماں کے ساماں مصطفیٰ
بزم میں سلطانِ خوباں مصطفیٰ — رزم کے بھی مردِ میداں مصطفیٰ
رحمتِ کل رہنمائے دو جہاں — ہادیٔ ایمان و عرفاں مصطفیٰ
نورِ خالق کی ضیاء اولین — حسن کی شمع فروزاں مصطفیٰ
مرکزِ وحیِ خدائے عز و جل — حاملِ آیاتِ قرآں مصطفیٰ
ان کی رحمت صرف اپنوں تک نہیں — دشمنوں پر بھی مہرباں مصطفیٰ

اِک سکندر ہی کے وہ آقا نہیں
دونوں عالم کے ہیں سلطاں مصطفیٰ

Marfat.com

سکندر یہ صلہ سرکار کی
مدح وثنا کا ہے

کرم مجھ پہ نوا پر خالق ارض و سما کا ہے
کہ میرے ہاتھ میں دامن حبیب کبریا کا ہے

ثنائے مصطفےٰ شام و سحر میری زباں پر ہے
لبوں پر میرے نغمہ دمبدم صلّ علیٰ کا ہے

تصدّق کردوں اپنی جان بھی گر ان کے قدموں پر
ادا ہونا ہے ناممکن جو حق شاہ دنیٰ کا ہے

خدا نے اپنے نور خاص سے تخلیق کی اُنکی
سراپائے شہہ کونین میں جلوہ خدا کا ہے

لرزتے ہیں سلاطین جہاں طیبہ میں یوں آ کر
کہ یہ دربار شاہی تاجدار انبیاءؑ کا ہے

یہ وہ در ہے جہاں محتاج اور سلطان برابر ہیں
جو رتبہ تاجور کا ہے وہ ہی رتبہ گدا کا ہے

بُلا کر بھیک دیتے ہیں دُعا کیسا تھا سائل کو
سخاوت کا عجب انداز محبوب خدا کا ہے

خدُا کے روبرو اور کرسیٔ محمود پر بیٹھے
یہ رتبہ اور یہ منصب صرف سلطان دنیٰ کا ہے

کہاں ہم اور کہاں ان کی حریم ناز کے جلوے
سکندر یہ صلہ سرکار کی مدح و ثنا کا ہے

Marfat.com

تسکینِ روح

دل کا سکون و چین تو طیبہ کے در میں ہے۔
تسکین روح دامن خیر البشر میں ہے

جو حسن دلنواز رُخِ مصطفیٰ میں ہے
وہ شمس میں ضیاء نہ وہ تابش قمر میں ہے

آتے ہیں کجکلاہ بھی نیچی نظر کیے
ایسا جلال روضۂ خیر البشر میں ہے

کیا وسعت نگاہِ محمد کا پوچھنا!
فرش زمین سے عرش تک انکی نظر میں ہے

سدرہ سے ایک اِنچ بھی آگے نہ جا سکے
طاقت کہاں یہ طائرِ سدرہ کے پر میں ہے

شاید نبی کی زلف سے مس ہو کے آئی ہے
شوخیٔ فزوں جو آج نسیم سحر میں ہے

مانا ہزاروں میل سکندر ہیں دور ہوں۔
پھر بھی ہماری روح اسی رہگذر میں ہے

Marfat.com

خدا کی رحمت

دل میں عشق شہہ ذیشان ہے خدا کی رحمت
میرے خالق کا یہ احسان ہے خدا کی رحمت

ہاتھ میں شیخ کا داماں ہے خدا کی رحمت
کتنا پختہ مرا ایماں ہے خدا کی رحمت

روز و شب تذکرہ فخر رسلؐ ہے لب پر
یہ مری زیست کا ساماں ہے خدا کی رحمت

کیف میں رکھتا ہے ہر وقت غم عشق نبی
میرا خود درد ہی درماں ہے خدا کی رحمت

جس پہ قرباں دل و جاں دیدۂ چشم و سر و گوش
مجھ کو اُس شہر کا ارماں ہے خدا کی رحمت

جس کو سب عشق نبی کہتے ہیں دنیا والے
اَب وہ ہی دل ہے وہ ہی جاں ہے خدا کی رحمت

جب سے رہتا ہے تصور میں وہ روضہ وہ دیار
دیدۂ شوق بھی حیراں ہے خدا کی رحمت

اے مدینہ تری رفعت کے تصدق جاؤں
کعبہ ہر سمت نمایاں ہے خدا کی رحمت

جس کے سایۓ میں دو عالم ہیں فلک ہے ہم ہیں
میرے ہاتھوں میں وہ داماں ہے خدا کی رحمت

دل میں ہے شوق نگاہوں میں طلب روح میں کیف
کیا کوئی گم مرا ساماں ہے خدا کی رحمت

لکھنوی ہوں میں سکندر مجھے سب کہتے ہیں
نعت گوئی مرا ایماں ہے خدا کی رحمت

Marfat.com

گنہگار بھی ہوں

عاشقوں میں نام بھی ہے

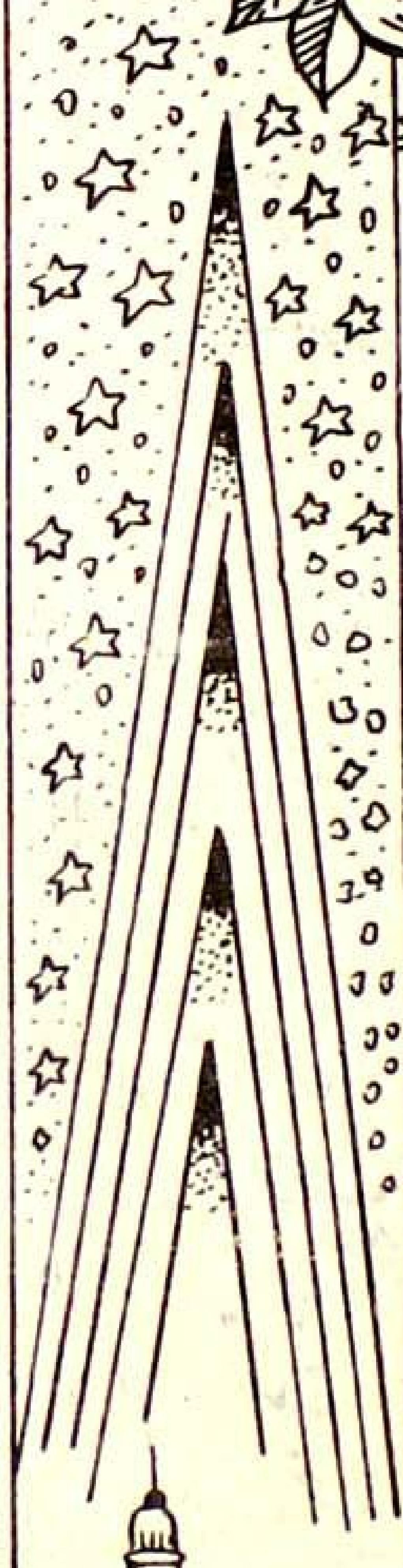

درود بھی ہے مرے وردِ لب سلام بھی ہے۔
گنہگار بھی ہوں عاشقوں میں نام بھی ہے

رسول سب ہیں مگر میں تو اُس کا سودائی۔
رسول بھی ہے رسولوں کا جو امام بھی ہے

مرے نبی سے نبوت کی ابتدا بھی ہوئی
انہیں پہ کارِ رسالت کا اختتام بھی ہے

یہ بارگاہ محمد کی شان و عظمت ہے
کہ تاجدار بھی ہیں منتظم غلام بھی ہے

حبیبِ حق کے سوا مرتبہ یہ کس کو ملا
کہ روبرو بھی ہے خالق سے ہمکلام بھی ہے

خدا کا ماننے والا وہی مسلمان ہے
کہ جس کے دل میں محمد کا احترام بھی ہے

سکندر رئیس شہہ والا کے در کا منگتا ہوں
جو تاجدار بھی ہے رحمت دوام بھی ہے

Marfat.com

عظمت سیّد المرسلیں

عظمت سیّد المرسلیں دیکھئے — زیر پا اُن کے عرش بریں دیکھئے
چرخ پر بھی تصرّف ہے سرکار کا — فرش بھی انکے زیر نگیں دیکھئے
گر تمنّا ہے جنت کے دیدار کی — جا کے طیبہ میں خلد بریں دیکھئے
عرش پر روز و شب جنکے ہیں تذکرے — سبز گنبد میں وہ ہیں مکیں دیکھئے
جلوہ فرما ہیں خضرا کے دربار میں — عرش اعظم کے مسند نشیں دیکھئے
جس جگہ رحمت حق ہے ہر گام پر — وہ فلک دیکھئے وہ زمیں دیکھئے
غیر ممکن ہے آنکھیں نہ پُر آب ہوں — ان کے روضے کے جا کر قریں دیکھئے
ہم سے محتاج و نادار کا ذکر کیا — تاجداروں کی خم ہے جبیں دیکھئے
رحمتوں کے خزانوں کے مختار ہیں — نائب احکم الحاکمیں دیکھئے
دیکھئے قرب آقا میں شیخین کو — دو ستاروں میں ماہ مبیں دیکھئے
روح و قلب و نظر آ گئے وجد میں — ذکر ان کا ہے کتنا حسیں دیکھئے

دیکھئے کب سکندر ہو پھر حاضری
کب سکوں پائے قلب حزیں دیکھئے

Marfat.com

احترام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بشر کر سکے گا ثنا آپ کی کیا کریگا بشر احترام آپکا
جسقدر رفعتیں عقل انساں میں ہیں اُن سبھو نسے ہی بالا مقام آپکا
آپکا ذکر ہے وجہ تسکینِ دل ذکر کیسے نہو صبح و شام آپکا
کیوں نہو آپکا نام وردِ زباں اسم اعظم ہے لاریب نام آپکا
کیا کریگا کوئی آپکی ہمسری ختم ہے آپ پر شوکت کشوری
آپکے در کا ہر اک گدا ہے غنی ہمسر تاجور ہر غلام آپکا
آپکے میکدے کی بڑی شان ہے آپکے میکشو نکی یہ پہچان ہے
جامِ جم کی نہ پھر اُسکو حاجت رہی پی لیا جسنے بھرپور جام آپکا
قطرہ مانگا تو سائل کو دریا دیا۔ دشمنِ جان کو بخشش کا مژدہ دیا
بارک اللہ یہ شانِ لطف و عطا بارک اللہ یہ فیض عام آپکا

Marfat.com

ہے مزمّل کہیں اور طٰہٰ کہیں حق نے یٰسٓ کہہ کر پکارا کہیں
بے لقب نام قرآن میں آیا نہیں، اللہ اللہ یہ احترام آپکا

در کے دربان سلمانؓ و بوذرؓ بھی ہیں کارِ خدمت پہ فاروقؓ حیدرؓ بھی ہیں
تاجِ قیصر بھی قدموں میں ہے آپکے ہے نجاشی بھی ادنیٰ غلام آپکا

آپکی رحمتِ بیکراں کی قسم یہ سکندرؔ پہ ہے آپ ہی کا کرم
آپکا ذِکر ہے وِردِ لب ہر گھڑی شاد رہتا ہے ذاکر مُدام آپکا

Marfat.com

تابندہ دل میں عشقِ حبیبِ خدا رہے

دائم مرے کریم یہ تیری عطا رہے
تابندہ دل میں عشقِ حبیبِ خدا رہے

پیشِ نگاہ اُسوۂ خیر الوریٰ رہے
ہاتھوں میں میرے دامنِ شاہِ دنیٰ رہے

دل میں لقائے شافعِ روزِ جزا رہے
وقتِ نزع بھی لب پہ درود و ثنا رہے

شکوہ رہے نہ میری زباں پر گلا رہے
مقصود میرے قلب کو تیری رضا رہے

توفیق دے ادب کی کہ میں باادب رہوں
سرِ طاعتِ حبیب میں میرا جھکا رہے

قائم رہے یہ عشق یہ وارفتگی میری
تا عمر دل جمالِ نبی پر فدا رہے

جسطرح پردہ پوشی مری تو نے کی یہاں
محشر میں بھی اسیطرح پردہ ڈھکا رہے

دستِ طلب اُٹھے تو ترے سامنے اُٹھے
محتاج غیر کا نہ کبھی یہ گدا رہے

محشر میں بھی سکندرِ عاصی کے حال پر
یا ربّنا کریم، کرم آپ کا رہے

Marfat.com

عشق شہنشاہِ بطحیٰ

محمد کے جلووں سے جو دِل ہے روشن اُسی دِل کو عرفاں کی نعمت ملیگی
ہے جس دِل میں عشق شہنشاہِ بطحیٰ اُسی دل میں ایماں کی دولت ملیگی

جنہیں آج نسبت نہیں مصطفےٰ سے وہ کل منفعل ہوں گے غفلت پہ اپنی
جو ہیں آج وابستہ دامن سے ان کے انہیں روزِ محشر مسرّت ملیگی

اگر کامیابی کی تمکو طلب ہے، تو ہو جاؤ اُس کے جو محبوبِ رب ہے
یہاں کامرانی و رحمت ملے گی، وہاں کامیابی و عظمت ملیگی

چلو غم کے مارو، اٹھو بے سہارو، مدینے کی جانب بڑھو بیقرارو
وہ فخرِ مسیحا کا دار الشفا ہے، وہاں دلفگاروں کو صحت ملیگی

Marfat.com

جو مانگو گے جا کر وہاں سے ملے گا، درِ مصطفےٰ کی عطا اللہ اللہ
طلبگارِ دنیا کو دنیا ملے گی ، طلب گارِ عقبیٰ کو جنت ملیگی

خُدا ہے بلا شبہ ہر شے کا مالک اُسی کے کرم سے محمد ہیں قاسم
خُدا کے خزانے سے ہر شے ملیگی، مگر مُصطفےٰ کی بدولت ملیگی

سکندرؔ میں نازاں ہوں قسمت پہ اپنی ، صلے میں مری نعت گوئی کے مجھ کو
یہاں اُن کے مستوں کی ملتی ہے صحبت، وہاں کملی والے کی قربت ملیگی

Marfat.com

محمد وہ ہیں جنکو عرش کا مہمان کہتے ہیں

محمد وہ ہیں جن کو رحمت رحمان کہتے ہیں | محمد وہ ہیں جن کو صاحبِ قرآن کہتے ہیں
محمد وہ ہیں جن کو عظمت انسان کہتے ہیں | محمد وہ ہیں جن کو عرش کا مہمان کہتے ہیں
گنہگاروں کی بخشش کا جنہیں سامان کہتے ہیں

خدا نے انکو عزت دی نجابت دی شرافت دی | صداقت دی شجاعت دی امانت دی رسالت دی
ملک شرمندہ ہیں جس سے وہ نورانی لطافت دی | خدا نے انکی یکتائی میں ایسی شان عظمت دی
جہاں والے انہیں کونین کا سلطان کہتے ہیں

ہے عشق مصطفےٰ دراصل عشقِ خالق اکبر | لقائے مصطفےٰ ایں ہے لقائے داور محشر
محمد کی محبت کام آتی ہے سر محشر | خدا رکھے ہمارے دل میں عشقِ ساقی کوثر
کہ ان کے عشق کو ہم حاصل ایمان کہتے ہیں

ملی اسلام کو عظمت تو سلطانِ مدینہ سے | ملی قرآن کی نعمت تو سلطانِ مدینہ سے
ملی ایمان کی دولت تو سلطانِ مدینہ سے | ملی معبود کی رحمت تو سلطانِ مدینہ سے

Marfat.com

محمد مصطفیٰ کو قاسمِ عرفان کہتے ہیں !!

محمد مصطفیٰ ہیں پیکرِ انوارِ ربّانی — محمد کی زباں سے ہی کھلے اسرارِ ربانی
ادا ہوتے ہیں دستِ مصطفیٰ سے کارِ ربّانی — نبی کی گفتگو ہے مظہرِ گفتارِ ربّانی
ہم اُن کے حکم کو معبود کا فرمان کہتے ہیں۔

غلامیِ شہِ کونین کا جو حق ادا کر دیں — جو اپنی ہر خوشی کو انکی مرضی پر فدا کر دیں
جو اپنے نفس کو پابند آئین وفا کر دیں — جو ہستی کو رہِ عشقِ محمد میں فنا کر دیں
اُنہیں مردانِ حق کو کامل الایمان کہتے ہیں۔

میں مدّاحِ محمد ہوں مری عظمت کا کیا کہنا — فقیرِ شاہِ بطحیٰ ہوں مری قسمت کا کیا کہنا
سگِ کوئے مدینہ ہوں مری رفعت کا کیا کہنا — سکندر ہوں تو ہوں عاصی مگر نسبت کا کیا کہنا
کہ سب مجھ کو غلامِ حضرتِ حسّان کہتے ہیں

شانِ آدم کی اِنتہا

ان کو محبوب کبریا کہیئے — مصطفٰے کہیئے، مجتبٰے کہیئے
بے نواؤں کا ہم نوا کہیئے — تیرہ بختوں کا مدعا کہیئے
غم نصیبوں کا ناخدا کہیئے — ہم غریبوں کا آسرا کہیئے
سارے نبیوں کا رہنما کہیئے — سب رسولوں کا پیشوا کہیئے
آفرینش کی ابتدا کہیئے — شانِ آدم کی انتہا کہیئے
ذکر کو ذکرِ کبریا کہیئے — ذات کو مظہرِ خدا کہیئے
نام نامی کو معجزہ کہیئے — لاکھ مرضوں کی اک دوا کہیئے
جتنی تعریف کیجئے کم ہے۔ — اک نہ ان کو مگر خدا کہیئے
وہ بنائے وجود عالم ہیں۔ — جانِ کونین بر ملا کہیئے
کہیئے واللیل ان کی زلفوں کو — ابر رحمت کی اک گھٹا کہیئے
بدر چہرہ ہے شمس عارض ہے — چاند سورج کو ایک جا کہیئے
اے سکندر حبیب خالق کا۔ — مجھ پہ کتنا کرم ہے کیا کہیئے

Marfat.com

مہمانِ عرش

ہمسری کون کرے عرش کے مہماں تیری
ساری کونین میں ہے سب سے سوا شان تیری

تو ہے وہ رحمتِ حق سب پہ کرم تیرا ہے
جملہ مخلوق ہے شرمندۂ احسان تیری

تاجور بھی ترے دربار کے ہیں خوشہ چیں
سر بہ خم آتے ہیں تعظیم کو سلطان تیری

سایہ افگن ترے روضے پہ ہے عرشِ اعظم
پاسباں بن گئی یوں رحمتِ رحمان تیری

ذکر کو تیرے بلندی ترے معبود نے دی
پھر ثنا کیوں نہ کریں صاحب ایماں تیری

تیرا مداح ہے قرآں ، کلام خالق !
کیا بشر سے ہو ثنا وصفِ قرآن تیری

تجھ کو معبود نے مخلوق کا مختار کیا
ذات معبود ہے ہر وقت نگہباں تیری

ذرۂ خاک سکندر تھا - نوازا تو نے
مرحبا شانِ عطا قاسم ایماں تیری

Marfat.com

جہاں بھر کے داتا ۔ مدینے کے والی

حبیبِ خدا رحمتِ ہر دو عالم تری ذات اعلیٰ تری شان عالی
نگاہِ تلطف ہو ہم بیکسوں پر جہاں بھر کے داتا مدینے کے والی

فقیروں کے حاجت روا میری سُن لو، ضعیفوں کے مشکلکشا میری سُن لو
برائے علیؓ فاطمہؓ میری سُن لو، تمہیں میری سن لو پریشان حالی

تمہیں حق نے قسّام نعمت کیا ہے جو مانگا ہے جس نے اُسے وہ دیا ہے
ہزاروں کو دُنیا کی دولت ملی ہے کروڑوں نے اس در سے عقبیٰ بنالی

مسیحؑ و صفیؑ ہوں کہ ہارونؑ و موسیٰؑ سلیمانؑ و داؤدؑ ہوں کہ زکریاؑ
یہ سب ذی حشم ہیں مگر میرے آقا تری شان و عظمت ہے سب سے نرالی

ترے نام پر جی رہا ہوں جیوں گا نہ روداد اپنی کسی سے کہوں گا۔
تمہارا ہوں بردا تمہارا رہوں گا تمہارے ہی در کا رہوں گا سوالی۔

مری جان و ایمان قربان تم پر، نگاہِ تلطف ہو مجھ بے نوا پر!
مجھے بھی بنا دو ابوذرؓ سا چاکر، مجھے بھی بنا دو غلامِ بلالی!

Marfat.com

یتیموں ضعیفوں کے ملجیٰ و ماویٰ جہاں بھر کے منگتوں کے فیاض داتا
نگاہِ کرم ہو سکندر پہ آقا نہیں کوئی جاتا ہے اس در سے خالی

سکندر لکھنوی کا

بارگاہ سید الکونین میں۔ پانچواں نذرانۂ عقیدت

ارمغانِ حرم

آفسٹ کی چھپائی۔ اور سفید کاغذ پر زیر طبع۔ انتظار فرمائیں

Marfat.com

عظمت و رفعت سیّدِ ذی شان اللہ اکبر اللہ اکبر

عظمت و رفعت سیّدِ ذی شان اللہ اکبر اللہ اکبر
وجہ نمودِ عالمِ امکاں اللہ اکبر اللہ اکبر
نورِ مجسم خسروِ خوباں اللہ اکبر اللہ اکبر
حسن مکمل محبوب یزداں اللہ اکبر اللہ اکبر
سر تا کفِ پا۔ نور کا جلوہ پیکرِ نوری قامتِ زیبا
چہرۂ انور مصحفِ قرآں اللہ اکبر اللہ اکبر
خاکِ قدم صدر شکِ ممیرہ خلقِ خدا کی چشم کا سرمہ
نعلینِ اقدس تاجِ غلاماں اللہ اکبر اللہ اکبر
ان کا تکلّم نور کا نغمہ مردہ دلوں کی زیست کا ساماں
ان کا تبسّم درد کا درماں اللہ اکبر اللہ اکبر
اسمِ مبارک دافعِ حرماں عرشِ بریں کا کتبۂ ذیشان
ذاتِ مقدس فخرِ رسولاں اللہ اکبر اللہ اکبر
اُن کا ثنا خواں اُن کا سکندرؔ ان کے کرم کے سائے میں رہ کر
عاصی ہے پھر بھی بخت پہ نازاں اللہ اکبر اللہ اکبر

Marfat.com

جو شہنشاہِ مدینہ کا وفادار نہیں

جو شہنشاہ مدینہ کا وفادار نہیں
حق تو یہ ہے کہ وہ مومن نہیں دیندار نہیں

انکی الفت تو ہے ایمانِ مکمل کی سند
حکم معبود ہے مخلوق کی گفتار نہیں

وہ ہیں سرتاجِ رسل رحمت کل قاسم کل
اس حقیقت سے کسی فرد کو انکار نہیں

حور و غلماں ہوں ملائک ہوں کہ جن و انساں
کون ہے جو مرے آقا کا طلب گار نہیں

آج ہے انکی غلامی سے جسے عار تو کل
وہ قیامت میں شفاعت کا بھی حقدار نہیں

پیچ و خم عشق کی منزل میں ہزاروں ہیں مگر
انکی رحمت اگر ہو جائے تو دشوار نہیں

ہم خطاکاروں کا محشر میں محمد کے سوا
کوئی مونس نہیں حامی نہیں غمخوار نہیں

میں غلام شہہ بطحیٰ ہوں سکندر لیکن
دعویٰ عشق کروں میں یہ سزاوار نہیں

Marfat.com

انوارِ طیّبہ

رِم جھم رِم جھم نور کی بارش طیّبہ کی برسات نہ پُوچھو
رحمتِ عالم فخرِ رُسُل کے لُطف و کرم کی بات نہ پُوچھو

فیض سے مملو لمحہ لمحہ۔ کیف میں ڈوبی ساعت ساعت
کِتنا منوّر دِن کا ہے منظر۔ کیسی سُہانی رات نہ پُوچھو

دشت و جبل گلزار ہیں رحمت۔ کوچہ اور بازار ہیں رحمت
انکے شہر میں انکے نگر میں۔ رحمت کی بہتات نہ پُوچھو

خاکِ قدم ہر چشم کا سُرمہ خاکِ شفا ہر درد کا درماں
کتنے ہیں؟۔ درخشاں ریت کے میداں کتنے حسیں ذرّات نہ پُوچھو

روضے کی جالی دل میں بسالوں۔ تَن مَن دھَن سب اُنپہ لُٹادوں
وقتِ زیارت زائر کے دِل میں ہوتے ہیں کیا؟ جذبات نہ پُوچھو

روح ہے مضطر چین نہیں ہے۔ دِل میں تڑپ آنکھوں میں نمی ہے
انکے دیارِ پاک میں جاکر لایا ہوں کیا سوغات نہ پُوچھو

حُسنِ عمل کچھ پاس نہیں تھا۔ زادِ سفر بھی ساتھ نہیں تھا
پھر بھی مدینے پہونچے سکندرؔ کیسے گئے؟۔ یہ بات نہ پُوچھو

Marfat.com

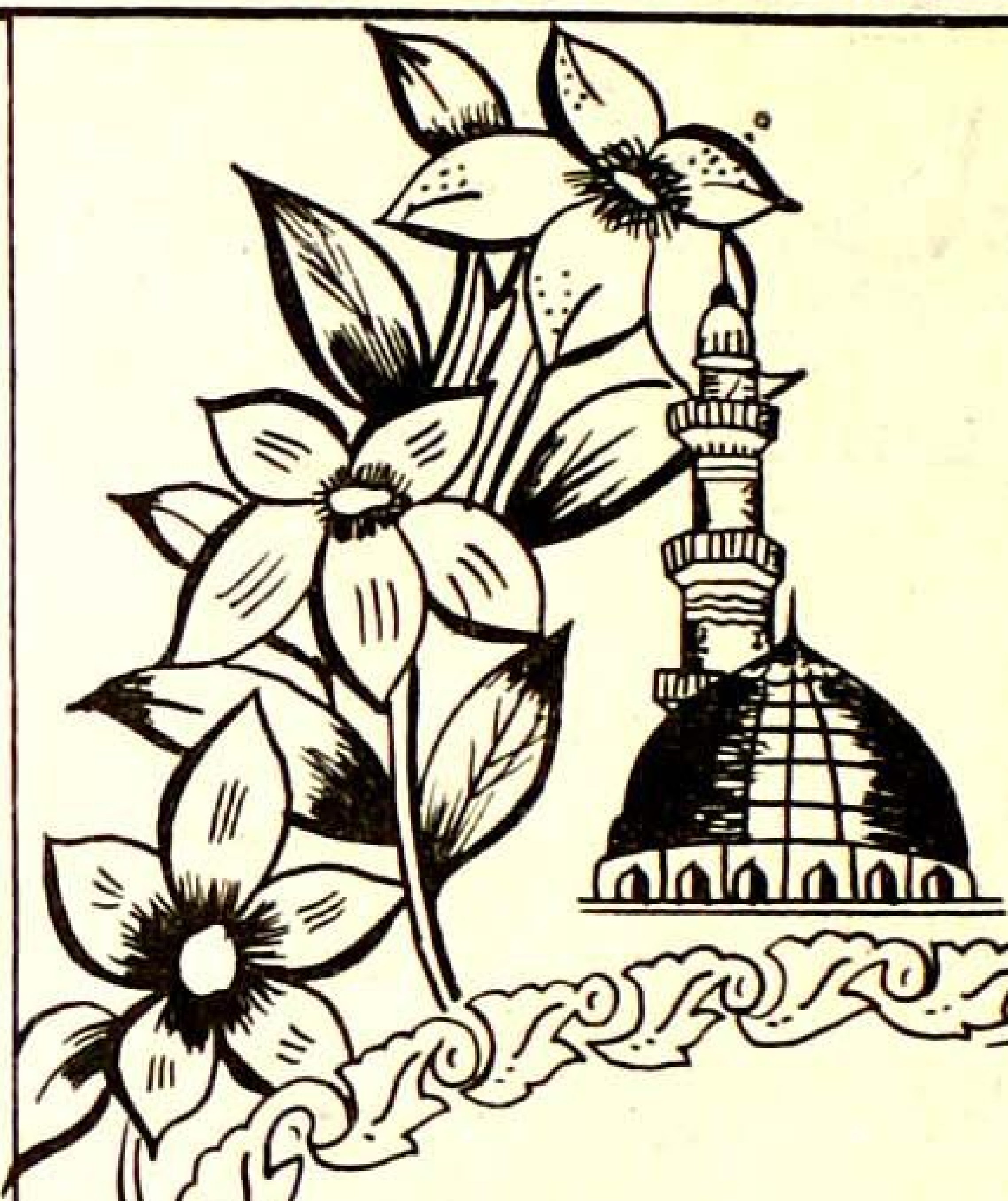

آرزوئے مدینہ

Marfat.com

مدینے کو چلو

روح بے چین و پریشان ہے مدینے کو چلو
دلمیں بس ایک ہی ارمان ہے مدینے کو چلو

دل شکار غمِ دوراں ہے مدینے کو چلو
زندگی خواب پریشاں ہے مدینے کو چلو

دید روضہ بھی ہے ہمرتبہ دیدار نبی
رحمت کُل کا یہ فرماں ہے مدینے کو چلو

آدمی بنتا ہے انسان کرم سے ان کے
تمکو بننا اگر انساں ہے مدینے کو چلو

غم نصیبوں کے لئے ہجر کے ماروں کیلئے
ہر غم و درد کا درماں ہے مدینے کو چلو

رحمت و نور کی چھائیں ہیں گھٹائیں ہر سُو
بارش رحمتِ یزداں ہے مدینے کو چلو

عاصیوں سے کوئی کہدے کہ وہ مایوس نہوں
اُن کی بخشش کا بھی ساماں ہے مدینے کو چلو

سب کی رودادِ الم سُن کے مداوے کیلئے
ساری کونین کا سلطاں ہے مدینے کو چلو

عمر گذری ہے سکندر ہوس دنیا میں
مغفرت کا یہی ساماں ہے مدینے کو چلو

Marfat.com

سکوں ڈھونڈھ رہا ہوں میں چشم تر کیلئے

جو آئے رحمت حق بن کے ہر بشر کے لئے
تڑپ رہا ہے یہ دِل اُنکے سنگِ در کے لئے
جہاں کے ذرّے بھی ہیں رشکِ انجم افلاک
وہیں سکون کا ہے سامان مری نظر کے لئے
قریب ہو کے بھی طیبہ سے دُور ہوں مولا
قریب کر دے مدینے سے عمر بھر کے لئے
انہیں کے عشق سے معمور کر دے دل میرا
سراج بن کے جو آئے دل و نظر کے لئے
انہیں کو زیبا ہے کونین کی جہانگیری !
ہے تاج وحیِ بوُھا کا جن کے سر کے لئے
ملی نگاہ کے ہمراہ قلب کو لذّت
لبوں نے شوق میں بوسے جو سنگِ در کے لئے
حضور پاک کی نعلین پاک کے صدقے
یہ تاج شاہی سے بہتر ہے میرے سر کے لئے
سکندرؔ پھر ہے مجھے جستجوئے اذنِ حرم
سکوں ڈھونڈھ رہا ہوں میں چشم تر کے لئے

Marfat.com

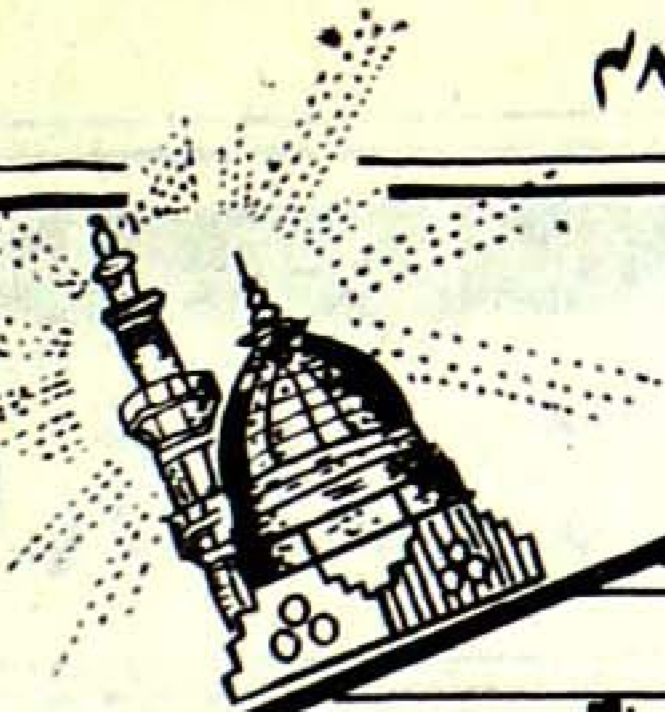

نکل رہے ہیں جو غم کے آنسو

نکل رہے ہیں جو غم کے آنسو فراقِ طیبہ میں چشمِ تر سے
یقیں تو ہے دیکھتے ہیں آقا۔ حریمِ خضرا کے مستقر سے

نہ جانے کب ہو گی باریابی ہماری دربارِ مصطفیٰ میں !
نہ جانے کس دن سحابِ رحمت ہم عاصیوں کیطرف بھی برسے

وہ میرے ہادی وہ میرے مولیٰ وہ میرے داتا میں انکا منگتا
ہے اس لئے مجھکو خاص نسبت مکینِ خضرا کے سنگِ در سے

وہ نورِ اوّل وہ نورِ آخر وہ نورِ باطن وہ نورِ ظاہر
ہر اک شے میں ہے نور ان کا وہ خود نہاں ہیں ہر اک نظر سے

Marfat.com

انہیں کے انوار کی ضیائیں۔ فلک ترے شمس سے عیاں ہیں
میں اُن کے رُخ کی مثال کیوں دوں فلک ترے ضو فشاں قمر سے

یہ ان کی شانِ کرم سمجھ لوں کہ ان کی عظمت کا معجزہ تھا
انہیں بھی حلقہ بگوش دیکھا جو قتل کرنے چلے تھے گھر سے

پئے سلامی سب آ رہے ہیں حضورِ انور کے آستاں پر
کوئی یہاں سے کوئی وہاں سے کوئی اِدھر سے کوئی اُدھر سے

نہ اتنے پاؤں کہ ہو سکے نذر زیارت روضۂ نبی سے
مہیا کر دیں وہ سارے ساماں نہ جانے کب کس طرح کدھر سے

سنہری جالی کی چلمنوں میں

سنہری جالی کی چلمنوں میں ۔ حیات افزا جو آستاں ہے ۔
وُہ آستاں ہے مرے نبی کا نثار اُس آستاں پہ جاں ہے ۔

وہ میرا آقا شہہ مدینہ گیا تھا اسریٰ میں عرش پر جو
وہ ہی جو محبوب لم یزل ہے ، وہ ہی جو مختار دو جہاں ہے

وہ جن کی خاطر کیا ہے پیدا خدا نے کون و مکاں میں سب کچھ
انہیں کی ہے مِلک حوضِ کوثر انہیں کی تحویل میں جناں ہے

سراپا رحمت ہے ذات جنکی رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
انہیں کی ذات مقدسہ تو جہاں میں ہمدرد بیکساں ہے

Marfat.com

اُنہیں ہو کیا فکر دین و دنیا - انہیں ہو کیا خوف قبر و محشر
جو اُن کے در کے گدا ہیں اُن پر، خدا کی رحمت بھی مہرباں ہے

ہمارے آقا کو بدر کہیے سراج کہیے کہ شمس کہیے !!
زمیں سے تا بہ فلک نہ ہے جو کچھ انہیں کے جلوؤں سے ضوفشاں ہے

ہمارے عصیاں کو ڈھک رہا ہے، خدا کی ستاریت کا دامن
تنا ہے ہم عاصیوں کے سر پر نبی کی رحمت کا سائباں ہے

طیبہ بھی ایک خطۂ جنت نما تو ہے

یاد نبی نے دل میں مرے گھر کیا تو ہے
اس طرح کچھ وسیلہ جنت ہوا تو

اک دن ملیگی منزل مقصود بالیقیں
منزل کی سمت عشق نبی لیجلا تو

ممکن ہے انکی چشم کرم اب نواز دے
کچھ دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہوا

بخشوں گا امتی محمد کو حشر میں!
معراج میں خدا نے یہ وعدہ کیا تو

مانا کہ نیکیوں سے تہی دست ہوں مگر
دلمیں ہمارے الفت خیرالوریٰ تو

جنت بھی انکی ملک ہے ہم بھی غلام ہیں
یوں میرا باغ خلد سے اک رابطہ تو

کیسے کہیں کہ خلد نہیں ملک مصطفےٰ
باغ جناں پہ نام محمد لکھا تو

ہم اس پہ خود عمل نہ کریں اور بات ہے
ذکر حبیب درد و الم کی دوا تو ہے
جنت ہے آسمان پہ سکندر درست ہے
طیبہ بھی ایک خطۂ جنت نما تو ہے

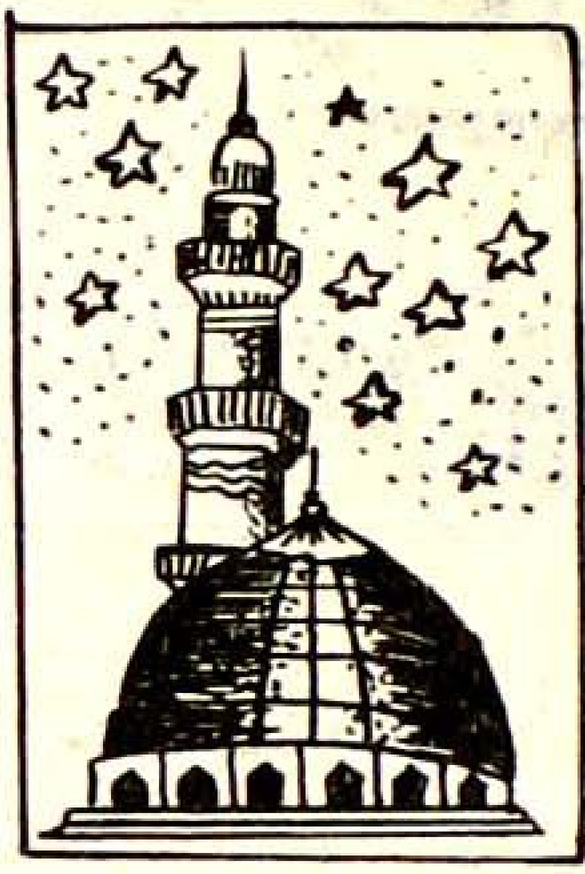

پھر مدینے چلو، پھر مدینے چلو

مدینے چلو ، پھر مدینے چلو — زخمہائے نہاں دل کے سینے چلو

رہ بٹتا ہے سلطانِ کونین کا — لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلو

ل گیا بابِ میخانہ مستو چلو — جامِ مے دستِ ساقی سے پینے چلو

ں کے احبابِ طیبہ سے اے دوستو — سیکھنے زندگی کے قرینے چلو

یں پڑھتے چلو شاہِ کونین کی ! — پار ہو جائیں گے سب سفینے چلو

ت عرش دیکھو گے بعد فنا ! — گر ابھی دیکھنا ہے مدینے چلو

شفاعت کی ہے آرزو حشر میں — دید روضے کی خاطر مدینے چلو

اے سکندر اٹھو پڑھ کے صلِّ علیٰ
پھر بلایا ہے تم کو نبی نے چلو

میخانۂ بطحیٰ

اَب تمنّا ہے گلستاں کی نہ ویرانے کی
آرزو ہے درِ طیبہ پہ پہونچ جانے کی

کچھ عجب شان ہے آقا ترے میخانے کی
عقل حیرت میں ہے ہر عاقل و فرزانے کی

پی کے اک گھونٹ دو عالم کو بھلا بیٹھا ہے
قابلِ دید ہے حالت ترے مستانے کی

جب تصوّر میں ترا میکدہ آجاتا ہے
پھر ضرورت نہیں رہتی مجھے پیمانے کی

رحمتِ کُل ترے صدقے ہو کرم بار دگر
پھر ہیں بے چین نگاہیں ترے دیوانے کی

جس کے دیدار سے ہوتی ہیں منوّر آنکھیں
پھر میسّر ہو زیارت اُسی کاشانے کی

جُز مدینے کی زیارت کے دلِ مضطر کو
کوئی صورت نظر آتی نہیں بہلانے کی

ہجرِ طیبہ میں کہاں چین ملیگا دِل کو
زندگی شمع کے جلوؤں سے ہے پروانے کی

از پئے حضرت حسنین رضؓ سکندر کو شہا
پھر اجازت ہو درِ پاک پہ آجانے کی

Marfat.com

حاضری

Marfat.com

روضۂ تاجدارِ حرم دیکھ کر

غم کے ماروں کو محوِ الم دیکھ کر، دِل فگاروں کو تصویرِ غم دیکھ کر
رحم سلطانِ طیبہ نے فرما دیا بے قراروں کی آنکھوں کو نم دیکھ کر

ان کی رحمت کا جس دم اشارہ ہُوا بار پل بھر میں بیڑا ہمارا ہو
ناامیدی نویدِ خوشی بن گئی، میرے آقا کی چشمِ کرم دیکھ کر

آگیا جب قریبِ حرم کارواں آیا پیرِ علی سے نظر جو سماں!
روح شاداں ہوئی دِل کی کلیاں کھلیں روضۂ تاجدارِ حرم دیکھ کر

خود بخود آگیا لب پہ صلِّ علیٰ اللہ اللہ یہ عظمت مصطف
دِل بھی جھکنے لگا ان کی تعظیم کو سر کو فرطِ عقیدت سے خم دیکھ

زیرِ محراب دیکھیں جو تابانیاں ہو گئے دل کے ہاتھوں سے مجبور ہم
بہرِ سجدہ ہماری جبیں جھک گئی رحمتِ کُل کے نقشِ قدم دیکھ کر

Marfat.com

یہ تو معلوم تھا سیری ہوتی نہیں چشمِ بیتاب کی عمر بھر دیکھ کر
پھر بھی تسکین دیتے رہے دِل کو ہم جالیوں کیطرف دمبدم دیکھ کر

اَب سکوں تو کہیں دِل کو ملتا نہیں اے سکندر درِ مصطفےٰ کے سوا
اَب کوئی شئے نگاہوں میں جچتی نہیں، اُنکا روضہ خدا کی قسم دیکھ کر

Marfat.com

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے

جب ارضِ مدینہ کے کوہسار نظر آئے
کچھ دِل کے ٹھہرنے کے آثار نظر آئے
آنکھوں میں چمک آئی دل وجد میں جھوم اٹھا
جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
جب بدر کے میداں سے ہم پیر علیؓ پہنچے
طیبہ کی فضاؤں کے انوار نظر آئے
تعظیم کو خضرا کی دِل جھک گیا اس طرح
جیسے کہ بذاتِ خود سرکار نظر آئے
ہر سمت مدینے میں پروانوں کی صورت سے
میخانہ بطحیٰ کے میخوار نظر آئے۔
اللہ رے یہ عظمت خود اپنے زباں ولب
جب سامنے پہنچے تو بیکار نظر آئے
جو خانہ کعبہ میں مدہوش تھے مستی میں
وہ لوگ بھی طیبہ میں ہوشیار نظر آئے
سرکار کے روضے پر گنبد کے کبوتر بھی
عشقِ مئے احمد میں سرشار نظر آئے
رحمت تھی یہ سکندر غمخوار دو عالم کی
جو لوگ ملے ہم کو غمخوار نظر آئے

Marfat.com

کھوٹے سکوں میں سودا کھرا مل گیا

کیا بتاؤں کہ طیبہ میں کیا؟ مل گیا — بے نوا کو دلی مدعا مل گیا
دین و دُنیا کی دولت اُسے مل گئی — جس کو دربارِ خیر الوریٰ مل گیا
چند سجدے کئے لاکھوں سجدے ہوئے — اجر نیکی ہزاروں گُنا مل گیا
جنس رحمت مدینے میں ارزاں ملی — کھوٹے سکوں میں سودا کھرا مل گیا
کیف ایسا ریاضِ جناں میں ملا۔ — روح کو بندگی کا مزا مل گیا
درد کو ارضِ طیبہ میں درماں ملا۔ — چشم گریاں کو اُس کا صلہ مل گیا
ساری کونین جس کی طلب گار ہے — وہ درِ سرورِ انبیا، مل گیا
کی زیارت جو روضے کی دل نے کہا — اب شفاعت کا اک آسرا مل گیا

اے سکندر جسے مصطفیٰ مل گئے
حق تو یہ ہے کہ اُس کو خدا مل گیا!

Marfat.com

مدینہ ہے پیش نظر اللہ اللہ

یہ لطفِ شہہ بحر و بر اللہ اللہ
مدینہ ہے پیشِ نظر اللہ اللہ

سکوں مل رہا ہے دیارِ نبی میں
ہیں مسرور قلب و جگر اللہ اللہ

سلامی کو آتے ہیں ۔ سائل کی صورت
گدا تو گدا تاجور اللہ اللہ

فرشتوں کے سردار روح الامیں بھی
جھکاتے ہیں اس در پہ سر اللہ اللہ

حضوری ہمہ وقت حاصل ہے انکی
شب و روز شام و سحر اللہ اللہ

خوشا بخت محتاج کو مل گیا ہے
دوٗ عالم کے داتا کا در اللہ اللہ

فضاؤں سے جنّت کی مہکے ہوئے ہیں
مدینے کے دیوار و در اللہ اللہ

درودوں سلاموں کے لائے ہیں تحفے
غلامانِ خیر البشر اللہ اللہ

سکندر میں ہوں آج فخرِ سکندر
مرا بخت ہے اوج پر اللہ اللہ

Marfat.com

ہم غلاموں کی جنت مدینے میں ہے

چشم بے چین کا چین دل کا سکوں روحِ انساں کی صحت مدینے میں ہے
ارضِ طیبہ میں محبوب ہیں جلوہ گر اس لئے رب کی رحمت مدینے میں ہے
ان کی رحمت ہے جن و بشر کے لئے ان کی رحمت ہے کونین بھر کے لئے
سارے عالم پہ ہے انکی رحمت مگر مخزنِ فیض و رحمت مدینے میں ہے
اہل ایماں کی نسبت کا باعث یہی قلب مومن کی الفت کا باعث یہی
ہے مدینے کی رفعت کا باعث یہی تاجدارِ نبوّت مدینے میں ہے
اہل دل سے حقیقت یہ پنہاں نہیں اسمیں چون و چرا کا بھی امکاں نہیں
زندگی اُن کے قدموں میں ہے زندگی زندگانی کی عظمت مدینے میں ہے
یوں تو ساری زمیں پر جہاں بھی کہیں تم کو موقعہ ملے کرلو سجدہ وہیں
یہ حقیقت بھی کرلو مگر دلنشیں سجدہ ریزی کی لذت مدینے میں ہے

Marfat.com

تیری جنت میں رضواں یہ نعمت کہاں؟ یہ سکونِ دل وجاں یہ فرحت کہاں؟
ہم غلامانِ سُلطانِ کونین ہیں۔ ہم غلاموں کی جنت مدینے میں ہے

کیوں نہ سمجھوں اسے ان کا لطف اتم ہے سکندرؔ یہ مجھ پر کرم پر کرم
چشم میں سبز گنبد کی ہیں تابشیں اور مرے لب پہ مدحت مدینے میں ہے

Marfat.com

مکینِ خضرا تری گلی میں

بتاؤں کیا؟ نعمتیں ملی ہیں مکینِ خضرا تری گلی میں
سرور بخشا تری گلی نے سکون پایا تری گلی میں

نگاہ کو روشنی ملی ہے تو دل کو تابندگی ملی ہے!
جبیں نے سجدوں میں کیف پایا۔ کیا جو سجدہ تری گلی میں

وہاں کی معجز نما فضا ہے زمیں کے ذرّوں میں شفق ہے
سنا تھا پہلے بھی ہم نے لیکن اب آ کے دیکھا تری گلی میں

خدا مجھے با خدا نہ جانا مگر خدا سے جدا نہ جانا
خدا کے محبوب تیرے صدقے خدا کو پایا تری گلی میں

خدا کی مرضی خدا کی حکمت خدا ہی جانے ولیکن ہم نے
سرِ دل کا کعبہ حرم میں دیکھا۔ دلوں کا کعبہ تری گلی میں

Marfat.com

کہاں تھی - یہ بے نوا کی ہمّت کہاں تھی مجھ پُر خطا کی قسمت
ترا کرم تھا - یہ جانِ رحمت، جو مجھ کو لایا تری گلی میں

کرم ہو اے تاجدارِ بطحیٰ عطا ہو کچھ لاڈلوں کا صدقہ
ہزاروں منگتے پسارے دامن کھڑے ہیں داتا تری گلی میں

کرم ہو اس پر حبیبِ داور بھرے بارِ دگر سکندر
یہ تری مدح و ثنا کا خوگر یہ ترا بردا تری گلی میں

نہ پوچھو کہ کیا ہیں مدینے کی گلیاں

نہ پوچھو کہ کیا ہیں ؟ مدینے کی گلیاں
عطائے خدا ہیں مدینے کی گلیاں

بڑے پُرکشش ہیں مدینے کے ذرّے
بڑی پُر فضا ہیں مدینے کی گلیاں

جہاں غم کے ماروں کو ملتی ہے صحت
وہ دار الشفا ہیں مدینے کی گلیاں

خدا رکھے ہم بے سہاروں کے حق میں
بڑا آسرا ہیں مدینے کی گلیاں

ہیں آغوش میں اُن کی سلطان عالم
تقدّس کی جا ہیں مدینے کی گلیاں

Marfat.com

نگاہوں میں رکھنے کے قابل ہیں ذرّے
وہ مصطفیٰ ہیں مدینے کی گلیاں
جو اک بار دیکھے نہ تا عمر بھولے!
عجب دل رُبا ہیں مدینے کی گلیاں
بشر اور ملک کیوں نہ قربان جائیں۔
پسند خُدا ہیں مدینے کی گلیاں
سکندر مری جان و دل اُن پہ صدقے
مرا مدّعا ہیں مدینے کی گلیاں

Marfat.com

سکونِ دل وجاں
مدینے کی گلیاں

سکونِ دل وجاں مدینے کی گلیاں   بہشتِ مسلماں مدینے کی گلیاں
ہر اک دِل کا محور ہر اک دِل کا مقصد   ہر اک دِل کا ارماں مدینے کی گلیاں
خیالوں کی فرحت نگاہوں کی جنت
شفاعت کا ساماں مدینے کی گلیاں
جو مطلوب ہیں قدسیاں فلک کی   تو مقصودِ انساں مدینے کی گلیاں
دیاروں میں افضل دیارِ مدینہ   ہیں گلیوں میں ذیشاں مدینے کی گلیاں
دکھا دے پھر ہم عاصیوں کو الٰہی
وہ جنت بداماں مدینے کی گلیاں
جہاں روح کو زندگانی ملی ہے   وہ جاں گلستاں مدینے کی گلیاں
میں ہر سال جاؤں میں دن رات دیکھوں   مدینے کے سلطاں مدینے کی گلیاں
کہوں گر سکندر تو بیجا نہ ہوگا۔
ہیں معراجِ انساں مدینے کی گلیاں۔

Marfat.com

ہم بھی ہے سنگِ در بھی ہے

ذوقِ جنوں بھی ہے فزوں یار کی رہگذر بھی ہے۔
اے دل اب انتظار کیا سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے۔

روضے کی دید کا سماں بیم و رجا کی داستاں
چشم میں اک چمک بھی ہے فرطِ خوشی سے تر بھی ہے

کیسے نہوں میں مفتخر نازاں ہوں کیوں نہ بخت پر
قدسی جہاں ہیں سر بہ خم اُس جا پہ میرا سر بھی ہے

آمنہ بی کا لاڈلہ، رحمت کل شہ دنے
نبیوں کا راہبر بھی ہے طیبہ کا تاجور بھی ہے

اہل زمیں بھی مستفیض عرش مکیں بھی فیض یاب
اُن کا کرم اِدھر بھی ہے انکی سخا اُدھر بھی ہے

اِس آستاں کے ماسوا چشمِ فلک تو ہی بتا
ہم عاصیوں کیواسطے دوسرا کوئی در بھی ہے

اب اے سکندر حزیں دُنیا کو ہو گیا یقیں
نعتوں میں تیری کیف ہے نالوں میں کچھ اثر بھی ہے

Marfat.com

واپسی

Marfat.com

نظر کی معراج پا رہے تھے

وہ دن بھی کیا تھے مدینے جا کر ہم اپنی بگڑی بنا رہے تھے
کرم تھا سلطان دو جہاں کا مراد دیرینہ پا رہے تھے

وہ زیر محراب اللہ اللہ جمال خالق کی تابشوں میں
ہم ان کے نقش قدم کے صدقے نظر کی معراج پا رہے تھے

برس رہی تھی خدا کی رحمت حضور انور کے آستاں پر
دیار طیبہ کے آسماں پر سحاب رحمت کے چھا رہے تھے

سلامی ہوتی تھی پنجوقتہ نہ ہے مقدر اُس آستاں پر
جہاں ملک بھی جبیں کو اپنی پئے سلامی جھکا رہے تھے

پسارے دامن ہزاروں منگتے کھڑے تھے دربار مصطفٰے میں
خدا کے محبوب رحمت کُل کرم کے موتی لٹا رہے تھے

وہ دیکھتے ہیں یہ میرا ایماں وہ سُن رہے ہیں یقیں تھا یہ بھی
ہم ان کی نعتیں انہیں کے در پر سکندر انکو سنا رہے تھے

Marfat.com

کل کی بات ہے

تھا کوئی رنج اور نہ غم کل کی بات ہے
تھا روبرو نبی کا حرم کل کی بات ہے

ہم بے نوا تھے ارضِ مدینہ میں میہماں
تھے میزباں شفیعِ امم کل کی بات ہے

دربار میں حضور رسالتمآب کے!
اپنا سرِ نیاز تھا خم کل کی بات ہے

کتنی خوشی تھی روضۂ اقدس تھا سامنے
آنکھیں تھیں فرطِ شوق میں نم کل کی بات ہے

رقصاں تھی روح ہوش تھے گم دل تھا وجد میں
آقا کا تھا کرم پہ کرم کل کی بات ہے

Marfat.com

رحمت کی بارشیں تھیں مدینے میں چارسو
نظروں کو تھا یقیں ارم کل کی بات ہے

فرحت نظر تھیں گنبدِ خضرا کی تابشی
جنت بکف تھا صحنِ حرم کل کی بات

یہ سر بھی سرفراز ریاضِ جناں میں تھا
مصروف سجدہ ریزی تھے ہم کل کی بات ہے

کیا کیف مل رہا تھا تہجد سے تاعش
میری جبیں تھی انکے قدم کل کی بات

پڑھتے تھے ہم سلام مواجہ شریف میں
کوسوں تھا دور رنج و الم کل کی بات ہے

رحمت کی بارشوں میں سکندر ادب سے
پڑھتے تھے نعتِ شاہِ امم کل کی بات

دل میں یادِ ریاضِ جناں رہ گئی

ہم مدینے گئے اور آ بھی گئے لب پہ طیبہ کی اک داستاں رہ گئی
جسم خاکی ہمارا یہاں آگیا، روح انوار میں گم وہاں رہ گئی

یہ جنوں تھا جو سوئے حرم لے گیا عقل مانع رہی ہوش روکا کئے
جذبۂ عشق نے طیبہ پہونچا دیا، مفلسی بے بسی نوحہ خواں رہ گئی۔

مطمئن تھی درِ مصطفےٰ پر نظر شاد تھے ارضِ بطحیٰ میں قلب و جگر
کیسے بھولوں مدینے کے شام و سحر یاد ہی ان کی تسکینِ جاں رہ گئی

اب نمازوں میں وہ کیف و لذّت کہاں ؟ اب دعاؤں میں وہ سوز و رقت کہاں
چشم میں جالیوں کی ضیا رہ گئی، دل میں یادِ ریاضِ جناں رہ گئی

ہم کہاں قبلتین و غمامہ کہاں اب قبا اور خمسہ مساجد کہاں
یادِ اُن روح افزا مقامات کی دل کی گہرائیوں میں نہاں رہ گئی

جب سکندر مدینے سے رخصت ہوا صبر رخصت ہوا ضبط رخصت ہوا
ہوش رخصت ہوئے عقل رخصت ہوئی سب گئے صرف لب پہ فغاں رہ گئی

Marfat.com

پھر اپنی دعاؤں میں
اثر ڈھونڈھ رہا ہوں

آرام گہہ فخرِ بشر ڈھونڈھ رہا ہوں
میں فرش پہ فردوس کا گھر ڈھونڈھ رہا ہوں

دیدار سے جس کے کبھی سیری نہیں ہوتی
وہ روضۂ تسکین نظر ڈھونڈھ رہا ہوں

مجبور کا ماویٰ ہے جو معذور کا ملجیٰ!
وہ رحمتِ کونین کا در ڈھونڈھ رہا ہوں

ہے جس کے ہر اک لمحے میں اک کیف کا عالم
بطحیٰ کے وہ ہی شام و سحر ڈھونڈھ رہا ہوں

ذرات زمیں جس کے ہیں رشکِ مہ و انجم
آقا کی وہ ہی راہگذر ڈھونڈھ رہا ہوں

انسان و ملائک ہیں جہاں محوِ سلامی
وہ سجدہ گہہ جن و بشر ڈھونڈھ رہا ہوں

ہو جس کے وسیلے سے مدینے میں رسائی
وہ صاحبِ دل اہلِ نظر ڈھونڈھ رہا ہوں

کرتا ہوں شب و روز سکندرؔ میں دعائیں
پھر اپنی دعاؤں میں اثر ڈھونڈھ رہا ہوں!

Marfat.com

وہ کانپتے ہونٹوں کی دُعا یاد رہیگی

آرام گہہ شاہِ دنیٰ یاد رہیگی — وہ جنّت ارضی بخدا یاد رہیگی
وہ کیف میں ڈوبے ہوئے پرنور مناظر — وہ مسجد نبوی کی فضا یاد رہیگی

پُرکیف سلامی جہاں ہوتی تھی میسّر — چھ وقت تہجّد تا عشا یاد رہیگی
وہ منبر و محراب سے تا روضہ اطہر — اک بارش انوار خدا یاد رہیگی

قدموں میں جُھکا لیتی ہے جو قلب و نظر کو — وہ عظمت محبوبِ خدا یاد رہیگی
بے مانگے مرادوں سے جو بھر دیتی ہے دامن — وہ رحمتِ عالم کی سخا یاد رہیگی

بیساختہ آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو — پیہم وُہ درودوں کی صدا یاد رہیگی
وہ آستنِ توبہ پہ ندامت سے جُھکا سر — وہ گریہ و زاری کی بُکا یاد رہیگی

Marfat.com

وہ طالبِ رخصت کی سسکتی ہوئی آہیں
سرکار دوبارا ہمیں قدموں میں بلانا

وہ کانپتے ہونٹوں کی دعا یاد رہے گی
ہر سمت یہ دلدوز صدا یاد رہے گی

جو بیٹھ کے قدموں میں لکھی ہم نے سکندر
وہ سرورِ عالم کی ثنا یاد رہے گی

Marfat.com

مدینے کی دو ۲ گز زمیں

جس کو وُہ آستانِ نبی مِل گیا، جس کو وُہ بارگاہِ حسیں مِل گئی!
میرا ایمان ہے اُس مسلمان کو رہ کے دُنیا میں خلدِ بریں مِل گئی

ان کے روضے کا دیدار جسکو ہوا، اُسکو دیدار خیر البشر ہو گیا
اُن کا دیدار جس کو میسّر ہوا، مغفرت کی سند بالیقیں مِل گئی

اُن کے کوچے کی وُہ کیف آور فضا اُنکے روضے کی وہ روح پرور ضیا
قلب کا گوشہ گوشہ منوّر ہوا، روح کو تازگی ہمنشیں مِل گئی

دیدِ روضے سے حاصل ہوئی وہ خوشی، مٹ گئی قلب کی بے حسی بے بسی
قلبِ بیمار کو اک نئی زندگی، روضۂ مصطفےٰ کے قریں مِل گئی

Marfat.com

جب خطا کار توبہ پہ مائل ہوا، اور دربارِ طیبہ میں حاضر ہوا
مثلِ مادر کے آغوش کھولے ہوئے، رحمتِ سید المرسلیں مل گئی

عشقِ محبوب میں جو فنا ہو گیا، موت اُس کو بشکلِ بقا مل گئی
بخت کا بھی سکندر، سکندر ہے وہ جسکو طیبہ میں دو گز زمیں مل گئی

Marfat.com

رباعیات

Marfat.com

زباں پہ جس کی درود و سلام رہتا ہے
سکونِ دل اُسے حاصل مدام رہتا ہے
وُہ خوش نصیب ہے قسمت کا اُسکی کیا کہنا
دیارِ پاک میں جس کا قیام رہتا ہے

تمہاری یاد کے صدقے مِرا دِل شاد ہے آقا
کبھی ویران تھی دُنیا دِل کی اَب آباد ہے آقا
اسیرِ زُلفِ مشکیں ہوگیا ہے جب سے دِل میرا
یہ قیدی قیدِ غم سے مطلقاً آزاد ہے آقا

کاش پھر اپنا بلندی پر مقدّر دیکھ لوں
پھر رسولِ پاک کا دربارِ انور دیکھ لوں
جس جگہ جھکتے ہیں سر کے ساتھ ہی قلب و نظر
مسجدِ نبوی کے وُہ محراب و منبر دیکھ لوں

Marfat.com

کیا مدینے میں پہونچکر ہمت افزائی ہوئی
کھِل گئی دِل کی کلی مدّت کی مرجھائی ہوئی
موت آجائے اگراس وقت توکیا خوب ہے
روح طیبہ میں پھرے تاحشر اترائی ہوئی

روزِ محشر ہوگی پُرسشِ یہ یقیں رکھتے ہیں ہم
چشم خوف کبریا سے آبگیں رکھتے ہیں ہم
دِل میں ہے میرے خزینہ الفتِ محبوب کا
کیا نہیں ہے؟ پاس میرے، کیا نہیں رکھتے ہیں ہم

بتاؤں کیا؟ کہ دیارِ نبی میں کیا دیکھا
نبی کی شانِ کریمی کا معجزہ دیکھا
نزولِ رحمتِ پروردگار کا جلوہ!
دیارِ پاک کی گلیوں میں جابجا دیکھا

Marfat.com

ذوقِ نظر

سکونِ دل ہے، تسکینِ نظر سرکار کا روضہ
ہر اک سو ڈھونڈھتی ہے چشمِ تر سرکار کا روضہ

نہ گلشن کی تمنا ہے، نہ خواہش مرغزاروں کی
ازل سے ہے مرا ذوقِ نظر سرکار کا روضہ

تو ہر اک شے پہ قادر ہے دِکھا دے ہم غلاموں کو
الٰہی از پئے خیر البشر سرکار کا روضہ

فرشتوں کے لیے عرشِ بریں پر ان کی مسند ہے
بشر کے واسطے رحمت کا گھر سرکار کا روضہ

Marfat.com

ریاضِ خُلد کی عظمت تعالےٰ اللہ سُبحان اللہ
اِدھر محراب و منبر ہیں اُدھر سرکار کا روضہ

کرم سے اُن کے رہتا ہے ہر اک ساعت ہر اک لمحہ
تصوّر میں مرے پیشِ نظر سرکار کا روضہ

تمنّا ہے ہر اک مومن کی، ہر شیدائے احمد کی!
نہ ہو پنہاں نظر سے عمر بھر سرکار کا روضہ

سکندرؔ مستحق ہوں گے وہ محشر میں شفاعت کے
کہ جن لوگوں نے دیکھا فرش پر سرکار کا روضہ

Marfat.com

حسنِ احمد کو ستاروں میں قمر میں دیکھو

نورِ سرکار کو ہر گل میں ثمر میں دیکھو
حُسنِ احمد کو ستاروں میں قمر میں دیکھو

ان کے جلوے ہی تو ہیں نورِ خدا کا مظہر
چشم بینا ہو تو ہر برگ و شجر میں دیکھو

ان کی مرضی تھی تو کلمہ پڑھا سنگریزوں نے
آگئی قوّتِ گویائی حجر میں دیکھو

دشمنِ جان بھی انہیں نیک وامیں کہتے ہیں
کتنے صادق ہیں وہ اعداء کی نظر میں دیکھو

اُن کے اخلاق کو عثمانؓ و علیؓ میں دیکھو
اُن کے کردار کو صدیقؓ و عمرؓ میں دیکھو

Marfat.com

آج بھی ان کو پکارو تو خلوصِ دل سے
کس طرح کرتے ہیں امداد بھنور میں دیکھو

فضلِ خالق کو عطاؤں کو مرے آقا کی
دیکھنا ہو تو مدینے کے سفر میں دیکھو

یوں تو ہر وقت سکندر رہے وہاں کیف مگر
کس قدر کیف ہے طیبہ کی سحر میں دیکھو

Marfat.com

هجرت حبیبِ خدا بجانبِ طیبہ

رسول مکّے سے کر کے ہجرت حریم طیبہ میں جا رہے ہیں۔
اداسیوں کے دبیز بادل افق پہ مکّے کے چھا رہے ہیں
وہ قوت بازوئے پیمبر لقب ہے جن کا جناب حیدرؓ
امانتیں سونپ کر عدو کی ایں ان کو بنا رہے ہیں

وہ یار غار رسول اکرمؐ جناب صدیقؓ بن کے محرم
مثال چاکر مثیل خادم جلو میں آقا کے جا رہے ہیں
پناہ کیسی؟ کہاں کا چھپنا؟ یہ ان کی رحمت کی ...
وہ ثور میں رہ کر چند ساعت نصیب اُس کا جگا رہے ہیں

یہ کارِ قدرت کے ہیں مناظر بحکم خالق نبی کی خاطر
تنا ہے خود مکڑیوں نے جالا کبوتر انڈے بٹھا رہے ہیں

Marfat.com

تمام سوراخ بند کر کے جو اک سوراخ بچ رہا تھا
تو اُس میں پروانۂ نبوت انگوٹھا اپنا لگا رہے ہیں!

ڈسا انگوٹھے کو باوفا جو ناگ نے دید شہہ کی خاطر
تو زخم صدیقؓ پر محمدؐ لعابِ اقدس لگا رہے ہیں

ہے دشمنانِ نبی کی کوشش کہ موقع پائیں تو قتل کر دیں
خدائے قدوس دشمنوں سے نبی کو اپنے بچا رہے ہیں

پہنچ کے طیبہ کی سرزمیں پر یہ دیکھا محبوبِ کبریا نے
کہ اہل نجار اس خوشی میں خوشی کے نغمات گا رہے ہیں۔

تھے اہل مکہ تو دشمنِ جاں مگر یہاں طرفہ ماجرا ہے۔
مدینے والے نبی کی راہوں میں اپنی آنکھیں بچھا رہے ہیں۔

Marfat.com

ہے ان کا لطف و کرم سکندر اُنہیں کا منگتا اُنہیں کے چاکر
اُنہیں کی نعتیں اُنہیں کے در پر اُنہیں کو پڑھ کر سنا رہے ہیں

ارمغانِ حرم

سکندر لکھنوی۔ کی نعتوں کا حسین وجمیل گلدستہ

زیر طبع ہے

Marfat.com

جشنِ میلاد فرشتوں نے منایا تیرا

مژدہ جبریل نے آمد کی سنایا تیرا
جشنِ میلاد فرشتوں نے منایا تیرا

تیری آمد سے ہُوا رحمتِ خالق کا نزول
صدقہ حُسن ترے رب نے لُٹایا تیرا

ہر حسیں تجھ سے خجل شمس و قمر شرمندہ!
حُسن ایسا یدِ قدرت نے بنایا تیرا

فرش والے تو کُجا قدسیٔ افلاک نے بھی
کوئی ثانی کسی عالم میں نہ پایا تیرا

Marfat.com

تذکرہ حسن کا موجود ہے تورات میں بھی
ذکر انجیل میں بھی ماھرو آیا تیرا

سارے نبیوں کا کیا مسجد اقصیٰ میں امام
ایسا رتبہ ترے خالق نے بڑھایا تیرا

جسم بے سایہ ہے تیرا مگر اے ظلِّ خدا
ساری مخلوق پہ رحمت کا ہے سایا تیرا

یوں تو کونین کی بخشی ہے خدا نے شاہی
پایۂ تخت مدینے کو بنایا تیرا

تیرے معبود نے اے محرم اسرار خدا
محرم ذات کسی کو نہ بنایا تیرا

Marfat.com

بھر دیا گوہرِ مقصود سے حق نے دامن
بن کے مہمان گدا جب کوئی آیا تیرا

لے کے گلہائے عقیدت پئے نذرِ شاہا
مجرئی بن کے سکندر بھی ہے آیا تیرا

Marfat.com

۱۲ ربیع الاوّل

آمدِ سُلطانِ بحر و بر

آمدِ شاہِ زمن سلطانِ بحر و بر ہے آج
اہتمام عید میلاد النبی گھر گھر ہے آج

ذرّہ خاکی چمک میں چرخ کا اختر ہے آج
ہر ستارہ حُسن میں مہتاب کا ہمسر ہے آج

فضلِ خالق کی گھٹائیں آ رہی ہیں جھوم کر
مائل لطف و عنایت رحمت داور ہے آج

آج جو بھی مانگنا ہے مانگ لو ملجائیگا۔
یوم میلاد حبیب خالقِ اکبر ہے آج

Marfat.com

جس کی نورانی ضیاؤں سے جہاں پُر نور ہے
آمنہ کی گود میں وہ نورِ جلوہ گر ہے آج

بعثت محبوب رب اللعالمین کی عید ہے
عید بھی ایسی کہ جو ہر عید سے بہتر ہے آج

ہر دلِ مومن خوشی سے شاد ہے مسرور ہے
مرحبا صلِ علیٰ مخلوق کے لب پر ہے آج

سبز پرچم لیکے آئے ہیں زمیں پر عرش سے
قدسیوں کا ساتھ ہیں، جبریل کے لشکر ہے آج

آج دُنیا کی ہر اک شے میں ہے حُسن ودلکشی!
جس طرف بھی دیکھیے اک پرکشش منظر ہے آج
گوشہ گوشہ رحمت معبود سے معمور ہے
عید میلاد شہہ ہر دوسرا گھر گھر ہے آج
جلوہ گاہِ ناز ہے طیبہ سکندر اس لئے ؛ گنبدِ خضرا نگاہِ شوق کا محور ہے آج

Marfat.com

سلام بدرگاہِ خیرُ الانام

صلی اللہ علیہ وسلم

تاجدارِ دوجہاں محبوب یزداں السّلام
یا محمد مصطفےٰ کونین کی جاں السّلام

آپ پر صدقے مرے آقا دل وجاں السّلام
آپ پر قربان میرے دین وایماں السّلام

آمنہؓ کے لعل عبداللہؓ کے نورِ نظر
اے حلیمہؓ کے سکونِ دل کے ساماں السّلام

السّلام اے وجہ تسکین دو عالم السّلام
السّلام اے باعث توقیر انساں السّلام

Marfat.com

السّلام اے رہبرِ کُل پیشوائے مُرسلاں
السّلام اے گنج بخش فیض و عرفاں السّلام

آپکی نسبت ہے میری زندگی کا ماحصل
آپکی الفت ہے میرا عین ایماں السّلام

اے خدا کے نُور اے شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
آپ کے دَم سے دو عالم ہیں درخشاں السّلام

اے بنائے آفرینش والیٔ کون و مکاں
اے خدائی کے بفضلِ حق نگہباں السّلام

اَے امام اوّلین و آخریں تم پر دُرود !
اے رسولِ ہاشمی فخرِ رسولاں السّلام

Marfat.com

اے ہوا کے دوش پر عرش بریں کے راہرو
اے امام الانبیاء رشکِ سلیماں السلام

آپ کے دَر سے ملی ہم کو صراطِ زندگی!
آپ کے گھر سے ملا ہے ہم کو قرآں السلام

اک سکندر ہی نہیں ہم سب ہیں محتاجِ کرم
یک نگاہِ لطف ہو سوئے غلاماں السلام

[redacted]

Marfat.com

آمدِ ماہِ رمضانُ المبارک

ماہِ رمضان کا چاند ظاہر ہوا ، فضل کی بدلیاں چار سو چھا گئیں
رحمتِ کبریا جوش پر آ گئی ، بارشیں فیض و عرفاں کی برسا گئیں

حق تعالےٰ نے اِس ماہِ ذیشان میں ، کیسے کیسے انعامات بخشے ہمیں
ایک رمضان دنیا میں کیا آ گئے عرش کی نعمتیں فرش پر آ گئیں

پھر یہ پُرفیض دن ہم کو حاصل ہوئے ، پھر یہ پُرنور راتیں ہمیں مل گئیں
زندگی میں مری پھر بفضلِ خدا ، ماہِ رمضان کی ساعتیں آ گئیں

ایک نیکی کی ستر ملیں نیکیاں اِک عبادت کا ستر گنا اجر ہے .
روزہ داروں کی رمضان میں قسمتیں بے شبہ بے گماں اوج پر آ گئیں

یہ بھی اعجاز ہے ماہِ رمضان کا ، اے سکندر نہیں اسمیں چون چرا
وُہ جبینیں جو سجدوں سے محروم تھیں ، بارگاہِ الٰہی میں خم کھا گئیں

Marfat.com

لیلۃ القدر، آجکی رات

ظہورِ رحمتِ ربّ العلیٰ ہے آجکی رات
زبانِ خلق پہ، حمد و ثنا ہے آجکی رات

زمین سے تا بہ فلک چرخ تا بہ عرش بریں
جدھر بھی دیکھئے نوری فضا ہے آجکی رات

مہہ صیّام کی ہر شب ہے موجب برکت
ہر ایک شب سے ورا الورا ہے آجکی رات

ہزار ماہ سے اک رات آج افضل ہے
قرآن پاک بھی نازل ہوا ہے آجکی رات

جو آج مانگو گے پاؤ گے فضل خالق سے
کہ بابِ جود و عطا کا کھلا ہے آجکی رات

ہے کوئی مانگنے والا طلب کرے ہم سے
یہ کائنات میں غیبی ندا ہے آجکی رات

اٹھا کے دست طلب عجز سے جھکا کر سر
جو جسنے مانگا ہے اسکو ملا ہے آجکی رات

یہ مصطفیٰ کے تصدّق میں انکی امّت کو
خدائے پاک نے تحفہ دیا ہے آجکی رات

پڑھو درود سکندر بہ روح سرور دیں
زبانِ قدس پہ صلّ علیٰ ہے آج کی رات

Marfat.com

غلامانِ رسولؐ

جب سرِ محشر طلب ہونگے ثنا خوانِ رسول
سر پہ ہوگا سایہ افگن ان کے دامانِ رسول

اے سبحان اللہ یہ لطف خاص رحمانِ رسول
خلق میں ہے سب سے افضل عظمت و شانِ رسول

امتِ محبوب بھی اللہ کو محبوب ہے۔
سایۂ رحمت میں رہتے ہیں غلامانِ رسول

جب سرِ محشر تپش ہو گرمئ خورشید کی
یاالٰہی ہم کو رکھنا زیرِ دامانِ رسول

مستفیض ان کے کرم سے ہے جہانِ رنگ و بو
عرش سے تا فرش ہے ہم سب پہ احسانِ رسول

حشر میں تاجِ شفاعت جب انہیں ہوگا عطا
اپنے بیگانے سبھی دیکھیں گے فیضانِ رسول

کیا مبارک دن تھے کیسے پُرسکون لمحات تھے،
جب مدینے میں سکندر ہم تھے مہمانِ رسول

Marfat.com

رحمتِ ہر زماں کی بات کرو

اب نہ فہم و گماں کی بات کرو
کچھ حدیث و قرآں کی بات کرو

خاتمِ مرسلاں کی بات کرو
ہادیٔ انس و جاں کی بات کرو

حامیٔ بے کساں کی بات کرو
رحمتِ ہر زماں کی بات کرو

عرش کے مہماں کی بات کرو
زائرِ لامکاں کی بات کرو

فخرِ کون و مکاں کی بات کرو
حاصلِ کن فکاں کی بات کرو

جانِ کونین، مظہرِ خالق
تاجدارِ جہاں کی بات کرو

بے سہاروں کے ملجیٰ و ماویٰ
مالک و مہرباں کی بات کرو

جس کو کہتے ہیں گنبدِ خضرا
اس حسیں آستاں کی بات کرو

اہلِ بیتِ نبی کا ذکر کرو
ہاشمی خانداں کی بات کرو

باغِ زہرا کے تذکرے چھیڑو
گلشنِ بے خزاں کی بات کرو

اب سکندر کا ہے یہ ہی مسلک
بس حدیث و قرآں کی بات کرو

Marfat.com

عاصی ہوں مگر طالبِ دیدارِ نبی ہوں

پروانۂ جمالِ رُخ و رخسارِ نبی ہوں
دیوانۂ خم گیسوئے خمدارِ نبی ہوں

لب پہ ہے مرے حمدِ خدا نعتِ محمد ﷺ
بندہ ہوں میں خالق کا طلبگارِ نبی ہوں

یارب پئے محبوب دِکھا صورتِ محبوب
عاصی ہوں مگر طالبِ دیدارِ نبی ہوں

صدقے مری دیوانگی پر اہلِ خرد ہوں
پلے نہیں کچھ پھر بھی خریدارِ نبی ہوں

سرمایۂ دنیا سے تہی دست ہوں لیکن
سینہ میں لیے عشق گرانبارِ نبی ہوں

نظروں میں مرے ہیچ ہے قارون کا خزانہ
یہ فخر ہے میں سائلِ دربارِ نبی ہوں

کھاتا ہوں نمک انکا تو گاتا ہوں گن انکے
لاریب ازل سے میں نمکخوارِ نبی ہوں

قسمت کا سکندر ہوں میں نسبت بھی ہے اعلیٰ
کیونکہ میں سگِ کوچۂ بازارِ نبی ہوں

Marfat.com

عظمتِ کعبہ

خدا کی بندوں سے نسبت ہے نسبتِ کعبہ
ملی ہے قاسم نعمت سے نعمتِ کعبہ

خُدا کا گھر ہے خُدا خود ہے پاسباں اُسکا
نہ گھٹ سکے گی گھٹائے سے عظمتِ کعبہ

یہی تو پہلا ہے معبد خدا پرستوں کا
ہے اس لیے دِلِ مومن میں رفعتِ کعبہ

جہاں بھر کی مساجد ہیں لائقِ تعظیم
مگر بُلند ہے ان سب میں عظمتِ کعبہ

ہو دِل میں عشق تو جُھکتا ہے سر کیساتھ ہی دِل
نشانِ منزلِ ایمان ہے الفتِ کعبہ

سکوں ملتا ہے آغوشِ ماں سے زائد ہی
لپٹ کے پردوں سے دیکھو تو شفقتِ کعبہ

خدا کا فضل سکندر رہے ، یہ مسلمان پر
کہ ہے قلوبِ مسلماں میں، حرمتِ کعبہ

Marfat.com

بارگاہِ حُسن

عشق کی درس گاہ طیبہ ہے!
حُسن کی بارگاہ طیبہ ہے

جن کے زیرِ نگیں ہیں دو عالم!
ان کی آرام گاہ طیبہ ہے

خُلد و کوثر کی بات کیا کیجئے!
میرا حُسنِ نگاہ طیبہ ہے

جس کے دیکھے سے روح تازہ ہو
وُہ حسیں بارگاہ طیبہ ہے

بے نواؤں کی بے سہاروں کی
ایک جائے پناہ طیبہ ہے

عاصیوں کی نجات کا ذریعہ
قاطعِ ہر گناہ طیبہ ہے

حُسنِ محبوب خالقِ کُل کی!!
بے شبہ جلوہ گاہ طیبہ ہے

اے سکندر یہ میرا ایماں ہے
باغِ جنت کی راہ طیبہ ہے

Marfat.com

امام مسندِ عرش بریں

امام مسندِ عرش بریں محمدؐ ہیں — زمیں پر نائبِ حق، بالیقیں محمدؐ ہیں

مکیں کی شان مکاں سے بلند و بالا ہے — مکاں ہے گنبدِ خضرا مکیں محمدؐ ہیں

ہے ان کا نقشِ قدم مشعل رہ منزل — ہمارے ہادیٔ دنیا و دیں محمدؐ ہیں

خدا نے کر دیا، ظاہر۔ بنا کے اپنا حبیب — کہ کائنات میں سب سے حسیں محمدؐ ہیں

مدینہ شام و نجف انکی جلوہ گاہیں ہیں — کہیں ہیں آلِ محمدؐ کہیں محمدؐ ہیں

بزرگ ذات ہے انکی خدا کی ذات کے بعد — امام و رہبرِ کُل مُرسلیں محمدؐ ہیں

ہیں اہلبیتؑ اور اصحابؓ نور کی کرنیں — یہ سب ستارے ہیں ماہِ مبیں محمدؐ ہیں

یہ آسرا ہے سکندرؔ گناہگاروں کا
کہ یومِ حشر شفیع و مُعیں محمدؐ ہیں۔

چراغِ محبت

یادِ نبی سے دل کو ہمارے سجا دیا
سینے کو کردگار نے طیبہ بنا دیا

معبودِ کائنات نے نعتِ حبیب کو
عاصی کی مغفرت کا وسیلہ بنا دیا

بخشی ہر اک رسول کو خالق نے برتری
لیکن حبیب پاک کو یکتا بنا دیا

دیدارِ حق کے تشنوں کی تسکین کے لئے
اپنا جمال روئے نبی میں دکھا دیا!

اُس تاجدارِ حسن کے ذکرِ جمیل نے
دل میں مرے چراغِ محبت جلا دیا

قربان اس کرم پہ رؤف الرحیم کے
انسان کو زندگی کا سلیقہ سکھا دیا

محبوب کردگار کی رحمت پہ میں نثار
جس نے مجھے دیارِ مدینہ دکھا دیا

یہ کیا کرم ہے کم کہ سکندؔ، حضور نے
سویا ہوا نصیب ہمارا جگا دیا

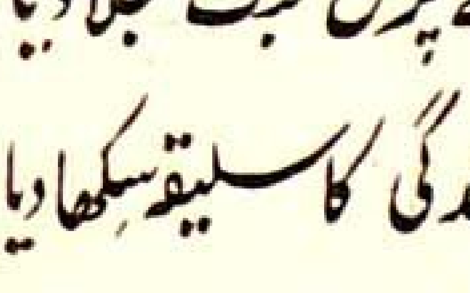

ابرِ رحمت اُسی کوچے میں برستے دیکھے

کیا بتاؤں کہ کرم طیبہ میں کیسے؟ دیکھے
اُنکی رحمت کے ہر اک گام کرشمے دیکھے

کوچہٗ رحمتِ عالم میں سیاہ کاروں کے
ہم نے بگڑے ہوئے کردار سدھرتے دیکھے

وہ مدینہ جسے سب کہتے ہیں رشکِ جنّت
ابر رحمت اُسی کوچے میں برستے دیکھے

ماہِ طیبہ کی ضیاء یاریاں اللہ اللہ
ذرّہٗ ریگ بھی طیبہ میں چمکتے دیکھے

صرف روضہ ہی نہیں، منبر و محراب نہیں
ان کی خوشبو سے در و بام مہکتے دیکھے

اللہ اللہ یہ خوشی روضہٗ اقدس کے قریں
چہرے زوّار مدینہ کے دمکتے دیکھے

محوِ دیدار تھی، جو گنبدِ خضرا پہ نظر
گوہرِ اشک اُن آنکھوں سے ٹپکتے دیکھے

نعت گوئی وہ چمن ہے کہ سکندر جس میں
بلبلِ مدح و ثنا خوب چہکتے دیکھے

Marfat.com

اگر عید میری مدینے میں ہوتی

ضیا اور دل کے نگینے میں ہوتی ! | چمک قلب کے آبگینے میں ہوتی !
خوشی در خوشی میرے سینے میں ہوتی | اگر عید میری مدینے میں ہوتی !

میری عید ہوتی حصارِ حرم میں | میں دوگانہ پڑھتا دیارِ حرم میں
سکوں ملتا دل کو بہارِ حرم میں | اگر عید میری مدینے میں ہوتی !

یہاں بھی ہلالِ فلک جگمگایا | مہِ عید خوشیوں کا پیغام لایا
مگر دیکھ کر چاند لب پر یہ آیا | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

یہ آرائشیں عید کی اللہ اللہ | یہ زیبائشیں عید کی اللہ اللہ !
یہ فرمائشیں دید کی اللہ اللہ | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

Marfat.com

ہر اک فرد گھر کا خوشی میں مگن ہے | لباس حسیں سب کے زیبِ بدن ہے
مگر پھر بھی دل میں یہ سب کے لگن ہے | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

سجی رشتہ داروں کی اک انجمن ہے | خدا رکھے گھر میرا رشکِ چمن ہے
مگر قلب میں اک خلش اک چبھن ہے | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

خوشی پاتے دیدارِ خضرا سے ہم بھی | ضیا لیتے انوارِ آقا سے ہم بھی
گلے ملتے احبابِ بطحیٰ سے ہم بھی | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

گلے مل رہے ہیں یہاں بھی مسلماں | مہیا ہیں سب عیش و عشرت کے ساماں
مگر پھر بھی ہے قلبِ مضطر میں ارماں | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

سکندؔر یہ رب کا کرم ہو رہا ہے | یہ فیضانِ شاہِ امم ہو رہا ہے
خوشی میں بھی دل محوِ غم ہو رہا ہے | میری عید یارب مدینے میں ہوتی

Marfat.com

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فلک کے بام و دریچے سجائے جاتے ہیں
زمیں کے ذرۂ گل جگمگائے جاتے ہیں !

زمیں سے ماہِ رسالت چلا بسوئے فلک
نجوم چرخِ بریں جھلملائے جاتے ہیں !

خدا کا لاڈلہ آتا ہے عرشِ اعظم پر
مکینِ عرش کو مژدے سنائے جاتے ہیں

وہاں پہ جاتے ہیں شاہِ دنی بہ نفسِ نفیس
جہاں فرشتوں کے بھی پَر جلائے جاتے ہیں

کلیم نے تو سرِ طور ہی زیارت کی !
حبیبِ عرشِ بریں پر بلائے جاتے ہیں

بشر جو عرش سے آیا تھا فرشِ دنیا پر
اب اُس کے عز و مراتب بڑھائے جاتے ہیں

دِکھا کے کوثر و تسنیم دوزخ و جنت
حضور شاہدِ عینی بنائے جاتے ہیں

میانِ طالب و مطلوب دید کی خاطر
حجابِ نور کے پردے ہٹائے جاتے ہیں

یہ شب وُہ ہے کہ سکندرؔ اسی کے صدقے
ہم عاصیوں کے مقدر جگائے جاتے ہیں

Marfat.com

کہ دیکھوں دیارِ حرم کی فضائیں

مری زندگانی میں ، وہ دن پھر آئیں!
کہ دیکھوں دیارِ حرم کی فضائیں

ملے پھر ہمیں کاش اُن کی حضوری
مدینے کے والی مدینے بلائیں

کرم پھر ہو بارِ دگر یا الٰہی
یہی روز و شب ہیں زباں پر دُعائیں

تمنّا ہے پھر اُس دیارِ حسیں کی
دلِ و جاں اُسی در پہ قربان جائیں

یہ آنکھیں جو فرقت میں رہتی ہیں گریاں
پہنچ کر مدینے میں پھر مسکرائیں

کبھی بابِ فاروقؓ سے حاضری ہو
کبھی بابِ صدیقؓ سے آئیں جائیں

ریاض الجناں میں کریں جا کے سجدے
جبیں اپنی سجدوں سے جگمگائیں

تہجّد میں پیہم پڑھیں پھر نوافل
وہیں اپنی بخشش کی مانگیں دُعائیں

یہی آرزو ہے ، یہی ہے تمنّا
سکندر مدینے کو ہر سال جائیں

Marfat.com

قلب پھر نوحہ گر ہے کیا کہئے

پھر جنوں جوش پر ہے کیا کہئے
قلب شوریدہ سر ہے کیا کہئے

پھر خیالِ دیارِ طیبہ میں !!
چشم اشکوں سے تر ہے کیا کہئے

سبز گنبد کا جلوہ نوری !
میرے پیشِ نظر ہے کیا کہئے

جس پہ قرباں ہے عظمتِ کعبہ
ان کی وہ رہگذر ہے کیا کہئے

ناز بردار جس کا خالق ہے !
وہ مرا چارہ گر ہے کیا کہئے

وسعتِ نعت کم نہیں لیکن
عمر ہی مختصر ہے کیا کہئے

کوئی شے باعثِ سکوں نہیں
نعتِ احمد مگر ہے کیا کہئے

شام بیم و رجا میں پوشیدہ
پھر اُمیدِ سحر ہے کیا کہئے

مطمئن حشر سے جو عاصی ہیں
ان کی چشمِ مہر ہے کیا کہئے

نعت کا ذوق ہے سکندر کو
یہ بھی ان کی مہر ہے کیا کہئے

Marfat.com

التجائے مسلم

پھر مسلماں کو مسلماں خالق اکبر بنا!
پھر ہمیں صدق رضا و صبر کا خوگر بنا

پھر جلا دے قلب مسلم میں محبت کے چراغ!
پھر رسول اللہ کی الفت کا دلمیں گھر بنا

پھر ہمیں تاج خلافت کر دے اے خالق عطا
پھر ہمیں انسانیت کا قائد و رہبر بنا

پھر ہمیں صدیقؓ اکبر کی غلامی ہو نصیب
پھر ہمیں فاروقؓ اعظم کا گدائے در بنا

پھر ہمیں عثمانؓ ذوالنورین کا ایثار دے
پھر ہمیں یارب غلام حیدرؓ و صفدر بنا

اسوۂ حسنینؓ پر چلنے کی پھر توفیق دے
پھر حسینی قافلے کا حرؓ بنا جعفرؓ بنا

پھر ہمیں محمود غزنی کی شجاعت کر عطا
پھر محمد ابن قاسم کا ہمیں مظہر بنا

پھر قرآن پاک کی ہو دل میں الفت اے خدا
سجدہ ریزی کا ہمارے قلب کو خوگر بنا

فتح و نصرت دے ہمیں ایثار دے ایمان دے
پھر ہمیں عدل و سخا و خلق کا پیکر بنا

پھر سکندر کی دعا مقبول اے رب کریم
پھر مسلماں کو غلام ساقیٔ کوثر بنا

Marfat.com

Marfat.com

سکندر لکھنوی کی قابلِ قدر تصانیف

تسکینِ روح

سکندر لکھنوی کا پہلا نعتیہ مجموعہ جسمیں موصوف نے فراقِ طیبہ کی خلش، اپنی بے مائیگی، دربارِ حرم کی حاضری کی تمنا دلدوز اور رقت آمیز انداز میں پیش کی، قابلِ ملاحظہ ہے۔

سحابِ رحمت

سکندر لکھنوی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے جسمیں روضۂ اقدس پر حاضری کیلئے بیقراری کے ساتھ، روضۂ اقدس [illegible] کی ہے۔

میخانۂ عرفان

سکندر لکھنوی کا [illegible] مجموعہ منقبت [illegible] صحابہ کرام، امہات المومنین اور اہلِ بیت اطہار [illegible] ساتھ [illegible] کے [illegible] منقبتیں شامل ہیں۔

قاسمِ خلد

سکندر لکھنوی کا [illegible] نعتیہ مجموعہ [illegible] روضۂ اقدس کی حاضری کیلئے بیقراری روانگی اور پھر حاضری کی وجد آفرین عکاسی کی ہے۔

ارمغانِ حرم

سکندر لکھنوی کا پانچواں مجموعہ نعت ہے جسمیں موصوف نے ناامیدی کے بعد امید حاضری اور واپسی کی کیف آور آپ بیتی بیان فرمائی ہے۔

ممدوحِ کائنات

خالقِ کائنات کے محبوب کی مدح سرائی اور دربارِ نبی سے ثناگوئی کا انعام بصورت حضور نبی کریم کے موئے مبارک عطا ہونے کی روئیداد شامل ہے۔

سفینۂ دل

سکندر لکھنوی کا ساتواں مجموعہ نعت ہے اسمیں موصوف نے انتہائیں، روانگی، حاضری اور واپسی کی حقیقی منظر کشی ہے۔

خلیل بکڈپو، ۷/۳۴۳ لیاقت آباد کراچی ۱۹

حافظ نور علی صدیقی — نعیم احمد

ذخیرہ — جلیل احمد

Marfat.com

سکندر لکھنوی کی قابلِ قدر تصانیف

تسکینِ روح

سکندر لکھنوی کا پہلا نعتیہ مجموعہ جسمیں موصوف نے فراقِ طیبہ کی خلش، اپنی بے مائیگی، دربارِ حرم کی حاضری کی تمنا دلدوز اور رقت آمیز انداز میں پیش کی، قابلِ ملاحظہ ہے۔

سحابِ رحمت

سکندر لکھنوی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے جسمیں روضۂ اقدس پر حاضری کیلئے بیقراری کے ساتھ، روضۂ اقدس [illegible] کی ہے۔

میخانۂ عرفاں

سکندر لکھنوی کا تیسرا مجموعہ منقبت [illegible] صحابہ کرامؓ، امہات المؤمنینؓ اور اہل بیت اطہار کے ساتھ [illegible] منقبتیں شامل ہیں۔

قاسمِ خلد

سکندر لکھنوی کا چوتھا مجموعہ نعت [illegible] روضۂ اقدس کی حاضری کیلئے بیقراری روانگی اور پھر حاضری کی وجد آفریں عکاسی کی ہے۔

ارمغانِ حرم

سکندر لکھنوی کا پانچواں مجموعہ نعت ہے جسمیں موصوف نے ناامیدی کے بعد اُمید حاضری اور واپسی کی کیف آور آپ بیتی بیان فرمائی ہے۔

ممدوحِ کائنات

خالقِ کائنات کے محبوب کی مدح سرائی اور دربارِ نبی سے ثنا گوئی کا انعام بصورت حضور نبی کریمؐ کے موئے مبارک عطا ہونے کی روئداد شامل ہے۔

سفینۂ دل

سکندر لکھنوی کا ساتواں مجموعہ نعت ہے اسمیں موصوف نے التجائیں، روانگی، حاضری اور واپسی کی حقیقی منظر کشی ہے۔

ذخیرہ
جلیل احمد

خلیل بک ڈپو، ۳/۳۰۴/۷ لیاقت آباد کراچی ۱۹

حافظ نور علی صدیقی

نعیم احمد

Marfat.com